نزولِ عیسیٰؑ اور ظہورِ مہدیؑ

تالیف
حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی
سابق شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

تفصیلات

نام کتاب : نزول عیسیٰؑ اور ظہور مہدی

مولفہٗ : حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ
سابق شیخ التفسیر دار العلوم دیو بند

سن اشاعت : باردوم فروری ۲۰۰۸ء

تعداد : ۱۱۰۰

شائع کردہ : مرکزی دفتر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت
دار العلوم دیو بند

﴿ملنے کے پتے﴾

مکتبہ دار العلوم دیوبند

مصنف ایک نظر میں

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ ۱۹۰۰ء میں کاندھلہ مظفرنگر میں پیدا ہوئے۔ اور ۲۶؍جولائی ۱۹۷۴ء کو لاہور میں واصل الی الحق ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خانقاہ اشرفیہ تھانہ بھون میں حاصل کی، اعلیٰ تعلیم مظاہر علوم سہارنپور اور دارالعلوم دیوبند میں حاصل کی، اساتذہ میں علامہ انورشاہ کشمیری کے علاوہ علامہ شبیر احمد عثمانی، اور مولانا محمد رسول خاں ہزارویؒ بھی شامل ہیں۔ سلوک و معرفت کی تعلیم امام العصر علامہ انورشاہ کشمیریؒ اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے حاصل کی۔

مختلف اوقات میں مدرسہ امینیہ دہلی، دارالعلوم دیوبند، حیدرآباد دکن، جامعہ عباسیہ بھاولپور، جامعہ اشرفیہ لاہور میں اپنے علمی فیوض جاری کئے۔ مختلف موضوعات پر دو درجن سے زائد عالمانہ محققانہ تصانیف یادگار چھوڑیں۔

اہم کتابیں یہ ہیں۔

(۱) التعلیق الصبیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ۵ جز

(۲) مختصر القاری بحل مشکلات البخاری

(۳) الکلام الموثوق فی تحقیق ان القرآن کلام اللہ غیر مخلوق۔

(۴) سیرۃ المصطفیٰ ۳ جلدیں۔ (۵) تفسیر معارف القرآن ۵ جلدیں

(۶) کلمۃ اللہ فی حیوٰۃ روح اللہ (۷) مسک الختام فی ختم نبوۃ سید الانام

(۸) اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف (۹) دعاوی مرزا،

(۱۰) القول المحکم فی نزول عیسیٰ ابن مریمؑ (۱۱) اسلام اور نصرانیت

(۱۲) شرح مقامات عربی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَاتِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

امّا بعد! عہد نبوت سے لے کر اس وقت تک تمام روئے زمین کے مسلمانوں کا یہ عقیدہ چلا آیا ہے کہ عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علی نبینا وعلیہ وبارک وسلم جو بنی اسرائیل میں مریم عذراء کے بطن سے بغیر باپ کے نفخۂ جبرئیل سے پیدا ہوئے اور پھر بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔ اور یہود بے بہبود نے جب ان کو قتل کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے ان کو زندہ آسمان پر لے گئے۔ اور جب قیامت کے قریب دجال ظاہر ہوگا جو قوم یہود سے ہوگا اس وقت یہی عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور دجال کو قتل کریں گے جو اس وقت یہود کا بادشاہ اور سردار ہوگا۔

(نکتہ ۱) یہود کا دعویٰ تھا کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم رسول اللہ کو قتل کیا اور ان کو ذلیل اور رسوا کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب ان کو آسمان سے اس طرح اتاریگا کہ لوگ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیں گے کہ یہود جھوٹ بولتے تھے کہ ہم نے ان کو قتل کیا ہے۔ وہ زندہ تھے آسمان سے نازل ہو کر تمہارے سردار کو قتل کریں گے اور تم سب کو ذلیل اور خوار کریں گے۔

(نکتہ ۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنس بشر سے ہیں۔ کفار کے شر سے بچانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک مدّتِ معینہ کے لئے آسمان پر اٹھایا۔ اور طویل عمر عطا فرمائی۔ جب عمر شریف اختتام کے قریب ہوگی اور زمانہ وفات کا نزدیک ہوگا تو آسمان سے زمین پر اتارے جائیں گے تا کہ زمین پر وفات ہو۔ کیونکہ کوئی انسان آسمان پر فوت نہ ہوگا۔ مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اُخْرٰی ۔
(پارہ۱۶: سورہ طٰہٰ، آیت: ۵۵)

ہم نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹا دیں گے اور پھر اسی سے نکالیں گے۔

(نکتہ ۳) دجال اولاً نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ پھر خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ عیسٰی بن مریم اس مدعی نبوت اور الوہیت کے قتل کے لیے آسمان سے نزول اجلال فرمائیں گے تاکہ معلوم ہو جائے کہ خاتم الانبیاء کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا مستحق قتل ہے۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ متواترہ اور اجماع سے ثابت ہے اور انجیل بھی اسکی شاہد ہے۔ جیسا کہ ہم عنقریب اس کو ثابت کریں گے۔

دعوائے نبوت سے پہلے خود مرزا صاحب کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ بعد میں یہ دعویٰ کیا کہ احادیث میں جس مسیح موعود کے نزول کی خبر دی گئی ہے اس سے اسکے مثیل اور شبیہ کا آنا مراد ہے اور وہ میں (یعنی خود مرزا) ہوں اور وہ مسیح بن مریم جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے وہ مقتول اور مصلوب ہوئے اور واقعہ صلیب کے بعد دشمنوں سے چھوٹ کر کشمیر تشریف لائے اور ستاسی سال زندہ رہ کر کشمیر شہر سری نگر کے محلہ خان یار میں مدفون ہوئے۔

افسوس اور صد افسوس!

کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس سفید جھوٹ پر ایمان لانے کیلئے تیار ہیں مگر قرآن کریم کی آیات بینات اور احادیث نبویہ پر ایمان لانے کے لیے تیار نہیں۔

یہ ناچیز اہل اسلام کی ہدایت اور نصیحت کے لئے یہ مختصر رسالہ لکھ کر پیش کر رہا ہے۔ جس میں آنے والے مسیح موعود کی علامتوں اور نشانیوں کو قرآن اور حدیث سے بیان کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان کسی دھوکہ اور اشتباہ میں نہ رہیں۔ اور یہ سمجھ لیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آنے والے مسیح کی علامتیں بیان فرمائی ہیں مرزا صاحب میں ان کا کہیں نام و نشان بھی نہیں۔

مرزائیوں سے مخلصانہ اور ہمدردانہ استدعاً

اہل اسلام سے عموماً اور مرزائیوں سے خصوصاً نیاز مندانہ اور ہمدردانہ استدعاً کرتا ہوں کہ اس رسالہ کو خوب غور سے پڑھیں اور سوچیں کہ مسیح موعود کی جو علامتیں

احادیث میں آئی ہیں انکا کوئی شمہ بھی مرزا صاحب میں پایا جاتا ہے یا نہیں؟ دنیا فانی اور آنی جانی ہے۔ ایمان بڑی دولت ہے۔ اس کی حفاظت نہایت ضروری ہے خوب غور اور فکر کریں اور حق جل شانہ کی طرف رجوع کریں۔ اور دعا کریں کہ اے اللہ ہم کو صحیح علم اور صحیح فہم عطا فرما، اور گمراہی سے بچا، اور قبول حق کی توفیق عطا فرما اور استقامت کی لازوال دولت سے مالا مال فرما۔ آمین ثم آمین۔

اب میں دلائل شروع کرتا ہوں اور حق جل شانہ کی رضا اور خوشنودی اور اسکی رحمت اور عنایت کا طلب گار اور امیدوار ہوں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْم فاقول و با للّٰہ التو فیق وبیدہ ازمۃ التحقیق وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۔

قرآن کریم

اوّلاً ہم قرآن کریم کی وہ آیتیں پیش کرتے ہیں جن میں حضرت عیسٰی بن مریم کے نزول کا اجمالاً ذکر ہے۔ بعد میں احادیث نبویہ کو ذکر کریں گے جن میں اس کی پوری تفصیل ہے۔ اور اس درجہ تفصیل ہے، کہ جس میں ذرّہ برابر بھی تاویل کی گنجائش نہیں اور بعد ازاں اجماع اُمّت نقل کریں گے کہ نزول عیسٰی علیہ السلام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے۔

(۱) قال تعالی وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا. (پ۶: سورہ نساء، آیت ۱۵۹)

اور نہیں باقی رہے گا اہل کتاب میں سے کوئی شخص مگر حضرت عیسٰی کے مرنے سے پہلے حضرت عیسٰی پر ضرور ایمان لائیگا اور قیامت کے دن عیسٰی علیہ السلام ان پر گواہ ہونگے۔

جمہور اہل علم کا قول ہے کہ اس آیت میں بِهٖ اور قَبْلَ مَوْتِهٖ کی دونوں ضمیریں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف راجع ہیں اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ "نہیں رہے گا

کوئی شخص اہل کتاب میں مگر البتہ ضرور ایمان لے آئیگا (زمانہ آئندہ یعنی زمانہ نزول میں) عیسٰی علیہ السلام پر عیسٰی علیہ السلام کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن عیسٰی علیہ السلام ان پر گواہ ہوں گے" چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ اس آیت کا ترجمہ اس طرح فرماتے ہیں:۔

نباشد، ہیچ کس از اہل کتاب الا البتہ ایمان آرد بعیسٰی پیش ازمردن عیسٰی وروز قیامت باشد عیسٰی گواہ برایشاں۔ (فائدہ) مترجم گوید یعنی یہودی کہ حاضر شوند نزول عیسٰی راالبتہ ایمان آرند"۔ انتہی۔

امام ابن جریر طبری اور حافظ ابن کثیر اپنی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس آیت میں زمانہ نزول کے اس واقعہ کا ذکر ہے جو احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ تفصیل کے لئے تفسیر ابن کثیر کی مراجعت فرمائیں اور یہی تفسیر ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔ حافظ عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں[1] کہ اکثر اہل علم سے یہی تفسیر منقول ہے۔ اس آیت میں ایک اور قرأت بھی ہے جس کا ذکر ہم نے اپنے رسالہ "کلمۃ اللہ فی حیاۃ روح اللہ" میں کیا ہے۔ ناظرین کرام اس کی مراجعت کریں۔

(۲) قال اللہ عزو جل: وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۰ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۰
(پ ۲۵: سورہ زخرف، آیت: ۶۱، ۶۲)

اور تحقیق وہ یعنی عیسٰی علیہ السلام بلا شبہ علامت ہیں قیامت کی۔ پس اس بارے میں تم ذرہ برابر شک اور تردد نہ کرو اور (اے محمد آپ کہہ دیجئے کہ) اس بارے میں میری پیروی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ کہیں شیطان تم کو اس راہ سے نہ روک دے تحقیق وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

معلوم ہوا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے نزول کو علامتِ قیامت ماننا یہی سیدھا راستہ ہے اور جو اس سے روکے وہ شیطان ہے۔ امام حافظ عماد الدین بن کثیر فرماتے ہیں

[1]..... ونقلہ عن اکثر اھل العلم و رجحہ ابن جریر وغیرہ (کتاب احادیث الانبیاء فتح الباری ج ۶ ص ۴۹۳ مطبع الریاض الحدیثۃ البطحاء)

کہ انه لعلم للساعۃ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہونا مراد ہے، جیسا کہ عبداللہ بن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابو العالیہؒ اور ابو مالک اور عکرمہ اور حسن بصری اور قتادہ اور ضحاک وغیرہم سے منقول ہے، جیسا کہ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ الآیۃ اور احادیث متواترہ سے حضرت عیسیٰ کا نزول قبل از قیامت ثابت اور محقق ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۱۹۷ ج ۴ بیروت)

حضرت مسیح بن مریم کی حواریین کو اپنے نزول کی بشارت اور جھوٹے مسیحوں اور جھوٹے نبیوں کی خبر اور ان سے خبردار رہنے کی ہدایت

''خبردار کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے۔ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں۔ الخ (انجیل متی ب ۲۴ آیت ۴)

اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ جھوٹے مدعیان مسیحیت اور جھوٹے مدعیان نبوت کے متعلق حضرت عیسیٰ کی ہدایت اور اپنے نزول کے متعلق حواریین کو بشارت ہدیہ ناظرین کریں تاکہ موجب بصیرت اور باعثِ طمانینت ہو۔ وھو ھذا :۔

انجیل متی باب ۲۴

(۱) اور یسوع ہیکل سے نکل کر جا رہا تھا۔ (۳) اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اسکے شاگردوں نے الگ اس کے پاس آ کر کہا ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا کیا نشان ہوگا؟ (۴) یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے (۵) کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے (۱۱) اور بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور بہتیروں کو گمراہ کریں گے (۱۲) اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائیگی (۱۳) مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا (۱۴) اور بادشاہی کی اس خوش خبری کی منادی تمام دنیا میں

ہوگی تا کہ سب قوموں کے لیے گواہی ہو تب خاتمہ ہوگا۔ (۲۱) کیونکہ اس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے نہ اب تک ہوئی نہ کبھی ہوگی (۲۲) اور اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا مگر برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے (۲۳) اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا (۲۴) کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں (۲۵) دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا ہے (۲۶) پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہے تو یقین نہ کرنا (۲۷) کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا (۲۸) جہاں مردار ہے وہاں گدھ جمع ہو جائیں گے (۲۹) اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج تاریک ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی (۳۰) اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور اس وقت زمین کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی (۳۱) اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اِس کنارے سے اُس کنارے تک جمع کریں گے[1]

اجماع اُمت

علامہ سفارینی شرح عقیدۂ سفارینی ج ۲ ص ۹۰ پر لکھتے ہیں:۔

اماالا جماع فقد اجمعت الامة علی نزوله ولم یخالف فیه احدٌ من اهل الشریعة و انما انکر ذٰلك الفلا سفة والملاحدة ممالا یعتد بخلا فه وقد انعقد اجماع الامة علی انه ینزل

---

[1] .....(نیا عہد نامہ ص ۲۹ تا ۷۱) مطبع بنگلور۔

ويحكم بهذه الشريعة المحمدية وليس ينزل بشريعة مستقلة عند نزوله من السماء وان كانت النبوة قائمة به وهو متصف بها ويتسلم الامر من المهدى ويكون المهدى من اصحابه واتباعه كسائر اصحاب المهدى حتى اصحاب الكهف الذين هم من اتابع المهدى كما مر.“

شیخ اکبر قدس اللہ سرہ فتوحات مکیہ کے باب ۷۳ میں فرماتے ہیں:

لا خلاف انه ينزل فى اخر الزمان[۱]

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ وہ (عیسیٰ ابن مریم) آخر زمانہ میں نازل ہوں گے۔

ابوحیان تفسیر بحر محیط اور النہر الماد میں لکھتے ہیں:

واجمعت الأمة على ما تضمنه الحديث المتواتر من ان عيسى فى السماء حى وانه ينزل فى آخر الزمان[۲]

”اس بات پر تمام سلف وخلف کا اتفاق ہو چکا ہے کہ عیسیٰ جب نازل ہوگا تو امت محمدیہ میں داخل کیا جائے گا“۔[۳]

(ازالۃ الاوہام: ۵۶۹ حصہ دوم سطر: ۶)[۴]

مرزا غلام احمد کا اقرار واعتراف

دعوائے نبوت سے پہلے خود مرزا صاحب کا یہ عقیدہ تھا کہ آنے والا مسیح وہی عیسیٰ بن مریم رسول اللہ ہیں، جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے چھ سو برس پہلے گزرے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب اپنی الہامی کتاب میں لکھتے ہیں:

”اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا“۔[۵] (براہین احمدیہ: ۴۹۸، ۴۹۹)

۱۔ فتوحات مکیہ ج ۲، ص ۳، باب ۷۳

۲۔ ابوحیان تفسیر بحر محیط ج ۲، ص ۴۷۳، مطبع السعادۃ بمصر ۱۳۲۸ھ

۳۔ یہ عبارت قدیم نسخوں میں آئندہ عنوان کے تحت تھی، مگر یہ کاتب کی غلطی ہے، ہم نے یہ عبارت عنوان کے اوپر ”اجماع امت“ کے ذیل میں درج کی ہے۔ اور یہ عبارت درحقیقت نواب محمد صدیق حسن خان صاحب کی کتاب ”حجج الکرامۃ فی آثار القیامۃ“ کی فارسی عبارت کا ناقص ترجمہ ہے، جس کو مصنف (حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ) نے مرزا کی کتاب ”ازالۂ اوہام“ سے نقل کیا ہے ۱۲ محمد عثمان منصور پوری

۴۔ ازالۃ الاوہام روحانی خزائن ج ۳، ص ۴۰۷ ۔ ۵۔ براہین احمدیہ روحانی خزائن ج ۱، ص ۵۹۳

احادیث نزول عیسی بن مریم

صلی اللہ علی نبینا وعلیہ وسلم

اس بارہ میں سب سے زیادہ جامع اور مکمل اور مفصل رسالہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ سابق مفتی دار العلوم دیوبند کا ہے جس میں نہایت تفصیل کے ساتھ مع حوالہ کتب احادیث نزول کو جمع فرمایا ہے۔ میرے علم میں اب تک اس موضوع پر اس کتاب سے زیادہ جامع کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ یہ کتاب درحقیقت زہری وقت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب قدس سرہ سابق صدر مدرس دار العلوم دیوبند کا املاء ہے، جسکو مولانا المحترم مفتی محمد شفیع صاحب نے مرتب فرما کر اہل اسلام کیلئے ایک گراں قدر علمی اور دینی تحفہ پیش کیا۔ جزاہ اللہ عن الاسلام والمسلمین خیراً۔ اب ہم چند منتخب احادیث ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

حدیثِ اوّل

عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃؓ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب ویفیض المال حتی لا یقبله احدٌ حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابو ھریرۃ واقرؤا ان شئتم وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا[1] (راوہ البخاری ومسلم ص ۸۷ ج ۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ بے شک قریب ہے

---

[1] ......(بخاری شریف ج ۱ ص ۴۹۰ کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسٰی مسلم شریف جلد ۱ ص ۸۷، مسند احمد جلد ۲، ص ۵۵ فصل اول فی اشتراۃ الکبری للقیامہ)

کہ تم میں عیسٰی بن مریم حاکم عادل کی حیثیت سے نازل ہوں گے یعنی شریعت محمدیہ کے مطابق فیصلہ کرینگے۔ اور وہ صلیب کو توڑ ینگے۔ اور خنزیر کو قتل کردینگے اور جنگ کو ختم کردینگے اور مال کی اتنی بہتات کردیں گے کہ کوئی اس کو قبول نہ کریگا اور (اس وقت) ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو جائیگا یعنی عبادت کا ذوق اور شوق دلوں میں اس درجہ پیدا ہو جائے گا کہ ایک سجدہ روئے زمین کی دولت سے زیادہ بہتر معلوم ہوگا۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ (اسکی تائید کے لیے) چاہو تو یہ آیت پڑھ لو وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ الایۃ یعنی کوئی شخص اہل کتاب میں سے نہ ہوگا مگر یہ کہ وہ ضرور بالضرور عیسٰی پر عیسٰی کی وفات سے پہلے ایمان لے آئے گا۔ اور قیامت کے دن وہ (عیسٰیؑ) ان پر شاہد ہوں گے۔

حدیثِ دوم

عن ابی هريرةؓ ان رسول الله صلے الله عليه وسلم قال كيف انتم اذا نزل ابن مريم فيكم واما مكم منكم رواه البخاری مسلم فی لفظة مسلم فامكم ولفظة الاخرىٰ فامكم منكم واخرجه احمد فی مسنده ولفظه كيف بكم اذا نزل.....الخ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری خوشی کا اس وقت کیا حال ہوگا؟ جب کہ عیسٰی بن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا یعنی حضرت مہدی تمہارے امام ہوں گے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام باوجود نبی اور رسول ہونے کے امام مہدی کا اقتداء کریں گے۔

ف:۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰی اور امام مہدی دو شخص الگ الگ ہیں۔ امام مہدی امامت کریں گے۔ اور حضرت عیسٰی ان کی اقتدا کریں گے۔

حدیث سوم

عن النوّاس بن سمعانؓ قال ذكر رسول الله صلے الله عليه

وسلم الدجال. الی ان قال ھو کذلک اذ بعث اللّٰہ المسیح بن مریم علیہ السلام فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مھروذتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین اذا طأطأ راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ جمان کا للؤلؤ فلا یحل لکافر یجد ریح نفسہ الامات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ الحدیث بطولہ[1] (رواہ مسلم ص ۴۰۲ ج ۲ ابوداؤد ص ۱۳۵ ج ۲ ترمذی ص ۴۷ ج ۲، احمد فی مسندہ ص ۱۸۱ ج ۴ ص ۱۸۲ ج ۴۔)

نواس بن سمعان سے مروی ہے کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا اور دیر تک اس کا حال بیان فرمایا (اور آیت کا بیچ کا حصہ ہم نے چھوڑ دیا) اور پھر آخر میں یہ فرمایا کہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ یکا یک عیسٰی بن مریم دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر آسمان سے اس شان سے نازل ہوں گے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ جب اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس میں سے موتی کے سے بوندیں ٹپکیں گی اور جب سر کو اٹھائیں گے تو اس سے موتی کے سے قطرے ڈھلیں گے اور جس کافر کو ان کے سانس کی ہوا لگے گی وہ مر جائے گا اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی یہاں تک کہ وہ دجال کو (دمشق کے) باب لد مقام پر پائیں گے اور اسکو قتل کر دیں گے۔

حدیث چہارم

وعن ابی ھریرۃؓ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لیس بینی و بینہ یعنی عیسٰی علیہ السلام نبیٌّ وانہ نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ و[2] البیاض بین ممصرتین کان راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی الاسلام

---

[1]...... (رواہ مسلم ج ۲ ص ۴۰۱، ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال ج ۲ ص ۲۳۷، ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی فتنۃ الدجال ج ۲ ص ۴۸ مطبع مریم اجمل فاؤنڈیشن بمبئی۔ مسند احمد ج ۶ ص ۳۸) [2]...... حاشیہ آئندہ صفحہ پر۔

فيدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويهلك الله في زمانه الملل كلها الا الاسلام ويهلك المسيح الدجال فيمكث في الارض اربعين سنة ثم يتوفى فيصلي عليه المسلمون.[۱]

واخرجه احمد في مسنده وزادفيه ويهلك الله في زمانه المسيح الدجال وتقع الامنة على أهل الارض حتى ترعى الاسود مع الابل والنمور مع البقر والذئاب مع الغنم ويلعب الصبيان بالحيات لاتضرهم فيمكث اربعين سنة ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون .ويد فنونه

وقال الحافظ العسقلاني: رواه ابوداؤد و احمد باسناد صحيح[۲] (فتح الباری ۳۵۷ ج ۶ باب نزول عیسیٰ بن مریم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں اور وہ (عیسیٰ بن مریم) نازل ہونے والے ہیں پس جب تم ان کو دیکھو تو (ان علامتوں سے) ان کو پہچان لینا وہ ایسے شخص ہونگے جن کا رنگ سرخی اور سفیدی کے درمیان ہوگا دو رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے (ان کا جسم ایسا شفاف ہوگا) کہ گویا ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے اگر چہ اس میں تری نہ پہنچی ہو پھر اسلام کے لیے لوگوں سے قتال کریں گے صلیب توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کردیں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے۔ ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ سب مذہبوں کو مٹا دے گا سوائے اسلام کے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں مسیح دجال کو ہلاک کردے گا پھر وہ (عیسیٰ بن مریم) چالیس سال رہیں گے اس کے بعد وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے (یہ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)......اور مرزا دراز قد اور سیاہ فام تھا جیسا کہ اس کے دیکھنے والوں کا بیان ہے اور اس کے فوٹو دیکھنے والے بیان کرتے ہیں ۱۲ (از مصنفؒ)

۱......(رواہ ابوداؤد کتاب الملاحم ج ۲ ص ۵۹۴،۸۳۲)

۲......مسند امام احمد ص ۵۶ ج ۶ حاشیہ

روایت ابوداؤد کی ہے اور امام احمد کی مسند میں اس کے ساتھ یہ اضافہ اور ہے)
اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں مسیح دجالی کو ہلاک کردے گا اور امانت داری
تمام روئے زمین پر قائم ہو جائے گی یہاں تک کہ شیر اونٹوں کے ساتھ اور
چیتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرنے لگیں گے اور
بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہ پہنچائیں گے پھر
جب تک اللہ چاہے گا وہ زمین پر رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور
مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے (حافظ عسقلانی نے کہا ہے کہ اس
حدیث کو ابوداؤد اور امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد صحیح ہے)

حدیث پنجم

عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللّٰه عليه وسلم لقيتُ ليلةً أسرِى بى ابراهيم وموسٰى وعيسٰى قال فتذاكروا أمر الساعة فردّوا أمرهم الى ابراهيم فقال لا علم لى بهافردُّ واالامر الى موسٰى فقال لاعلم لى بها فردّوا الامر الى عيسٰى فقال امَّا وجْبتُها فلا يعلمها أحدالِا اللّٰه ذلك وفيما عهد الى ربّى عزوجل انّ الدجال خارج قال ومعى قضيبان فاذا رآنى ذاب كمايذوب الرصاص [1] (مسند امام احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن بیہقی)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں شب
معراج میں حضرت ابراہیم اور حضرت موسٰی اور حضرت عیسٰی علیہم السلام
سے ملا پھر انہوں نے قیامت کا تذکرہ کیا اور سب نے اپنے اس امر کی
تحقیق کیلئے حضرت ابراہیمؑ کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے
قیامت کے وقت کا کوئی علم نہیں پھر سب نے حضرت موسٰی کی طرف
رجوع کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ مجھ کو قیامت کے وقت کا علم

---

[1] ......(مسند امام احمد ج ۱ ص ۳۷۵ کتاب القیامہ و مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۴۹۸ کتاب الفتن،
مطبوعہ بیروت۔ سنن بیہقی)

نہیں پھر انہوں نے عیسی علیہ السلام کی طرف رجوع کیا تو انہوں نے کہا کہ اس کے وقت کا علم تو سوائے اللہ تعالی کے کسی کو نہیں مگر جو احکام مجھے دیئے گئے ہیں ان میں ایک بات یہ ہے کہ دجال نکلے گا اور اس وقت میرے ہاتھ میں دو لکڑیاں ہوں گی جب وہ مجھ کو دیکھے گا تو اس طرح پگھل جائیگا جیسے سیسہ پگھلتا ہے۔

حدیث ششم

اخبرنا ابو عبداللّٰه الحافظ قال انا ابوبکر بن اسحاق قال انا احمد بن ابراهیم قال ثنا ابن بکیر قال حدثنی اللیث عن یونس عن ابن شهاب عن نافع مولی ابی قتادة الانصاری قال ان ابا هریرة قال قال رسول اللّٰه صلے اللّٰه علیه وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم انتهٰی[1]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا حال ہوگا تمہارا جب کہ عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔(اسناد اس روایت کا صحیح ہے اور نام بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات ۱۰۲۱ میں اسکو لکھا ہے۔)

تنبیہ:۔اس روایت میں نزل کے ساتھ من السماء کا لفظ صراحۃً موجود ہے۔

حدیث ہفتم

عن ابن عباس مرفوعاقال الدجال اوّل من یتبعه سبعون الفاً من الیهود علیهم التیجان(الی قوله)قال ابن عباس قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فعند ذلك ینزل اخی عیسیٰ بن مریم من السماء علی جبل افیق اماماًهادیاً وحکماًعادلاً علیه برنس له مربوع الخلق صلت سبط الشعر بیده حربة یقتل الدجال فاذا قتل الدجال تضع الحرب اوزارهافکان السلم

---

[1]...... بیہقی باب قول اللہ عزوجل لعیسیٰ علیہ السلام ص ۵۳۵۔ مطبع بیروت۔

فیلقی الرجل الاسد فلا یھیجہ ویاخذالحیة فلا تضرہ وتنبت الارض کنباتہا علی عہد آدم ویومن بہ اہل الارض ویکون الناس اہل ملة واحدة[1] (اسحٰق بن بشیر، کنزالعمال ص ۲۶۷ ج ۷)

حضرت ابن عباسؓ سے یہ مرفوع روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ دجال کے اولین اتباع کرنے والے ستر ہزار یہودی ہوں گے جو سبز اونی چادر اوڑھے ہوں گے (آگے چل کر) حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت میرے بھائی عیسٰی بن مریم آسمان سے افیق پہاڑ پر امام اور ہادی اور حاکم اور عادل ہوکر نازل ہوں گے اور ان پر انکا برنس ہوگا۔ وہ متوسط القامت اور کھلے ہوئے بال والے ہوں گے۔ انکے ہاتھ میں ایک نیزہ ہوگا جس سے دجال کو قتل کر دیں گے اور جب دجال کو قتل کرڈالیں گے تو لڑائی (بالکل) ختم ہوجائیگی اور اس درجہ امن اور سکون ہو جائیگا کہ آدمی شیر کے سامنے آئیگا تو اس سے شیر غصہ میں نہ بھریگا اور سانپ کو آدمی اٹھالے گا تو وہ اسکو نہ کاٹے گا اور زمین سے پیداوار حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ جیسی ہونے لگے گی اور روئے زمین کے تمام لوگ ان (عیسٰی بن مریم) پر ایمان لے آئیں گے اور تمام لوگ ایک ملت (اسلامی) بن جائیں گے۔

حدیث ہشتم

عن ابی ہریرةؓ مرفوعاً لیھبطن عیسی بن مریم حکماً عدلاً واماماً مقسطاً ولیسلکن فجاً حاجاً او معتمراً اوبنیتھا ولیأتین قبری حتی یسلم علی ولا ردّن علیہ.[2] (مستدرک حاکم)

حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسٰی بن مریم ضرور ضرور اتریں گے حاکم ہوکر اور سردار منصف

---

[1]..... (کنزالعمال ج ۷ ص ۲۶۸ مطبع دائرة المعارف، حیدرآباد ۱۳۱۴ھ)

[2]..... (کتاب التاریخ مستدرک حاکم ج ۲ ص ۶۵۱ مطبع بیروت)

ہوکر اور ضرور وہ سفر کریں گے حج یا عمرہ کے لئے اور وہ ضرور آئیں گے میری قبر کے پاس اور ضرور وہ مجھے سلام کریں گے اور ان کے سلام کا ان کو جواب دوں گا۔

حدیث نہم

عن مجمع بن جاریۃ الانصاری عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یقتل ابن مریم الدجال بباب لدّ

ھذا حدیث صحیح وفی الباب عن عمران بن حصین ونافع بن عتبۃ و ابی برزۃ وحذیفۃ بن اسید وابی ھریرۃ وکیسان و عثمان بن ابی العاص وجابر وابی امامۃ وابن مسعود وعبداللّٰہ بن عمرو وسمرۃ ابن جندب والنواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذیفۃ بن الیمان[1] (ترمذی ۴۹ ج ۲ کتاب الفتن)

حضرت مجمع بن جاریہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابن مریم دجال کو باب لد (دمشق میں ایک جگہ) میں قتل کریں گے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابو برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابو ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابو امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے حدیثیں منقول ہیں۔

حدیث دہم

عن عبداللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ینزل عیسٰی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ و یمکث خمساً واربعین سنۃ ثم یموت فید فن معی فی قبری فاقوم انا وعیسٰی بن مریم من قبر واحدٍ بین ابی بکر وعمر[2]

(رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء کتاب الاذاعۃ ۷۷)

---

[1] ...(ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی قتل عیسٰی بن مریم الدجال ۔ ج ۲ ص ۴۹)

[2] ...(رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء فی الباب الثانی فی حشر عیسٰی بن مریم مع نبینا ﷺ ص ۸۱۴ مطبع تیموریہ الازہر)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ آئندہ میں عیسٰی بن مریم علیہ السلام زمین پر اتریں گے (اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰی اس سے پیشتر زمین پر نہ تھے بلکہ زمین کے بالمقابل آسمان پر تھے) اور نکاح کریں گے اور ان کے اولاد ہوگی اور پینتالیس برس (زمین پر) ٹھہریں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ قبر میں مدفون ہوں گے اور قیامت کو میں عیسٰی بن مریم کے ساتھ ابوبکر وعمرؓ کے درمیان قبر سے اٹھوں گا۔اس حدیث کو ابن جوزی نے کتاب الوفاء میں روایت کیا ہے۔

فَتِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

یہ دس حدیثیں مکمل ہوئیں۔

احادیث نبویہ

سرور عالم خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے قریب پیش آنے والے بہت سے واقعات کی خبر دی ہے جن میں نزول مسیح اور خروج دجال اور ظہور مہدی کی بھی خبر ہے۔ چونکہ حضرت مسیح کا نزول اور قتل دجال اور ظہور مہدی یہ واقعات نہایت اہم تھے اسلئے حضور پر نورؐ نے اس صراحت اور وضاحت کے ساتھ ان امور کو بیان فرمایا شاید ہی کسی اور علامت قیامت کو اس تفصیل اور صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہو۔ نزول مسیح کے بارے میں جو احادیث منقول ہوئیں علاوہ غیر معمولی تواتر اور کثرت کے ان میں حقیقت نزول کی اس درجہ صراحت اور وضاحت کر دی گئی کہ کسی ملحد اور زندیق کیلئے ذرہ برابر تاویل کی گنجائش نہیں رہی۔ مثلاً احادیث میں حضرت مسیح کا نام اور لقب اور کنیت اور کیفیت ولادت اور والدۂ مطہرہ کا نام اور ان کی طہارت ونزاہت اور حضرت زکریا کی کفالت میں ان کی تربیت اور پھر حضرت مسیح کی صورت اور شکل اور قد وقامت اور ان کی نبوت ورسالت اور ان کے معجزات اور یہود بے بہبود کی دشمنی اور عداوت اور رفع الی السماء اور قیامت کے قریب ملک شام

میں آسمان سے نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا اور نزول کے بعد چالیس پینتالیس سال دنیا میں رہنا اور نزول کے بعد نکاح کرنا اور اولاد کا ہونا اور تمام روئے زمین پر اسلام کی حکومت قائم کرنا اور سوائے دین اسلام کے کسی مذہب کو قبول نہ کرنا، یہودیت اور نصرانیت کو یک لخت صفحہ ہستی سے مٹا دینا اور لوگوں کے دلوں سے بغض اور کینہ کا نکل جانا اور مال پانی کی طرح بہا دینا اور صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا اور ہندوستان پر فوج کشی کے لیے لشکر روانہ کرنا اور حج بیت اللہ کرنا اور پھر مدینہ منورہ میں وفات اور روضہ اقدس میں نبی اکرم ﷺ کے قریب مدفون ہونا اور اس کے سوا اور بھی علامتیں ہیں جو احادیث میں مذکور ہیں بغرض اختصار صرف اس پر اکتفا کیا گیا۔

ناظرین ذرا انصاف تو فرمائیں

کہ کیا ان تصریحات کے بعد بھی کوئی ابہام اور اشتباہ باقی رہ گیا ہے اور کیا مرزائے قادیان میں ان میں سے کوئی ایک صفت بھی پائی جاتی ہے اور دعوائے نبوت سے پہلے خود مرزا صاحب کا بھی یہی عقیدہ تھا جو تمام مسلمانوں کا ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں اس کی تصریح ہے۔

مرزائیوں کی تحریف

اور کیا ان تصریحات کے بعد اب بھی مرزائیوں کی اس تحریف کی کوئی گنجائش ہے کہ احادیث میں نزول مسیح سے مثیل مسیح مراد ہے۔

سبحان اللہ! نزول سے تو ولادت کے معنی مراد ہو گئے اور مسیح سے مثیل مسیح مراد ہو گیا اور مریم سے مرزا صاحب کی ماں، چراغ بی بی مراد ہو گئی اور دمشق اور بیت المقدس اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا جو لفظ احادیث میں آیا ہے ان سب سے قادیان مراد ہو گیا کیونکہ قادیان ان سب کی سمت میں واقع ہے اور باب لد جو کہ ملک شام میں ایک جگہ ہے اور جہاں حضرت مسیح دجال کو قتل کریں گے اس سے مرزا صاحب کے نزدیک لدھیانہ مراد ہو گیا اور قتل دجال سے مناظرہ میں کسی عیسائی کو شکست دینا مراد ہو گیا۔ سبحان اللہ! کیا دیوانہ اس سے بڑھ کر کچھ اور کہہ سکتا ہے؟

نیز مرزا صاحب کو کرشن مہاراج ہونے کا بھی دعویٰ ہے اور کرشن مہاراج کافروں اور بت پرستوں کا اوتار ہے ظاہر ہے وہ مسیح بن مریم کے عین اور مثیل نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح کی صفات اور کرشن مہاراج کی صفات کا ایک ہونا قطعاً محال ہے۔

عدالت کی ایک نظیر

اگر عدالت سے کسی شخص کے نام کوئی ڈگری ہو جائے اور کوئی دوسرا شخص عدالت میں یہ دعویٰ دائر کرے کہ وہ ڈگری جس شخص کے نام ہوئی ہے اس سے وہ شخص حقیقۃً مراد نہیں بلکہ اس کا مثیل اور شبیہ مراد ہے اور وہ مثیل اور شبیہ میں ہوں اور اس کی جائے سکونت سے میری جائے سکونت مراد ہے کیونکہ میری جائے سکونت اس کی جائے سکونت کی سمت اور محاذات میں واقع ہے تو کیا عدالت اس دعوٰی کی سماعت کی اجازت دے سکتی ہے؟ مقام حیرت ہے کہ مکاتبات اور سرکاری مراسلات میں صرف نام اور معمولی پتہ کافی ہو جاتا ہے اور کسی کو اشتباہ نہیں ہوتا لیکن حضرت مسیح بن مریم کے بارے میں باوجود ان بے شمار تصریحات کے اشتباہ کی گنجائش لوگوں کو نظر آتی ہے اور قادیان کے ایک دہقان کی ہرزہ سرائی اور مجنونانہ بکواس کے سننے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں کسی نے خوب کہا دیوانہ گفت ابلہ باور کرد۔ کوئی شخص کسی کے نام کا خط یا رجسٹری یہ کہہ کر وصول نہیں کر سکتا کہ میں مکتوب الیہ کا شبیہ اور مثیل ہوں اور میرا مکان اسی سمت میں واقع ہے۔ مرزا صاحب اگر ذاکیہ سے کسی کے نام کے رجسٹری یہ کہہ کر وصول کر لیتے کہ میں اس مکتوب الیہ کا مثیل اور شبیہ ہوں اسی وقت مسئلہ مماثلت کی حقیقت منکشف ہو جاتی یا مثلاً کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں پاکستان کا گورنر جنرل ہوں اس لیے کہ قائداعظم تو مر چکے ہیں اور میں ان کا ظل اور بروز ہو کر آیا ہوں لہٰذا میرا حکم ماننا ضروری ہے۔ حق تو یہ ہے کہ مرزا صاحب اگر کسی کا بروز ہو سکتے ہیں تو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا بروز ہو سکتے ہیں۔ اگر مرزا صاحب دعوائے نبوت اور مسیحیت اور مہدویت میں صادق ہو سکتے ہیں تو دوسرے مدعیان نبوت اور مسیحیت اور مہدویت جو مرزا صاحب سے پہلے گزر چکے یا آئندہ آئیں گے ان کے کاذب ہونے کی کیا دلیل ہے اس کو بتلایا جائے؟

احادیث نزول کا تواتر

نزول عیسیٰ بن مریم کی حدیث باجماع محدثین درجہ تواتر کو پہنچی ہے۔ اب ہم بطور نمونہ چند ائمہ حدیث وتفسیر کی شہادتیں اس بارہ میں پیش کرتے ہیں۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"وقد تواترت الاحادیث عن رسول اللہ ﷺ انه اخبر بنزول عیسیٰ علیه السلام قبل یوم القیامة اماماعادلاوحکما مقسطا" (ج٤ ص١٦٧)

اور علامہ آلوسی روح المعانی میں لکھتے ہیں:۔

"ولا یقدح فی ذالك (ای فی ختم النبوة) مااجمعت الامة علیه واشتهرت فیه الاخبار ونطق به الکتاب علی قول ووجب الایمان به واکفر منکره کالفلاسفة من نزول علیه السلام اخر الزمان لانه کان نبیا قبل تحلی نبینا صلی اللہ علیه وسلم بالنبوة فی هذة النشأة." (ج٦ ص٧)

اور حافظ عسقلانی نے فتح الباری اور تلخیص الحبیر میں تصریح کی ہے کہ حدیث نزول کی متواتر ہے۔ (کذافی عقیدة الاسلام[1] ص٤٦)۔

علامہ شوکانی اپنی کتاب توضیح میں لکھتے ہیں:۔

وجمیع ماسقناه بالغ حدالتواتر کمالایخفی علی من له فضل اطلاع فتقرربجمیع ماسقناه فی هذاالجواب ان الاحادیث الواردة فی المهدی المنتظرمتواترة والاحادیث الواردة فی الدجال متواترة والاحادیث الواردة فی نزول عیسیٰ متواترة.

---

[1]...... وقد ذکر الحافظ فی "الفتح" تواتر نزوله علیه السلام وقال فی "التلخیص الحبیر" من کتاب الطلاق: وامارفع عیسیٰ فاتفق اصحاب الاخبارو التفسیرعلی انه رفع ببدنه حیاً، وانما اختلفوا هل مات قبل ان یرفع اونام فرفع. وقال فی "الفتح" من باب ذکر ادریس: لان عیسیٰ علیه السلام ایضاً قدرفع وهو حی علی الصحیح. (عقیدة الاسلام ص ٤ مطبع المجلس العلمی ڈابهیل انڈیا)

مرزائے قادیان کی جسارت

مرزا قادیانی نے اوّل تو یہ کوشش کی کہ نزول مسیح کی روایتوں پر کوئی جرح کرے مگر جب گنجائش نہ ملی تو صحابہ کرامؓ پر زبان طعن دراز کی اور بے تحاشہ یہ کہہ دیا کہ وہ (یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) ایک غبی شخص تھا۔ (دیکھو نزول مسیح روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷)

اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق یہ کہہ دیا کہ وہ ایک معمولی انسان تھا۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن ج ۳ ص ۴۲۲)

سبحان اللہ مرزا صاحب اور انکے صحابہ تو بڑے ذکی اور سمجھدار ہیں اور بڑے غیر معمولی انسان ہیں۔ بھلا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام مرزا صاحب کے برابر کہاں سمجھ سکتے ہیں۔

مگر جب علماء اسلام نے احادیث نزول کا ایک بے پایاں دفتر پیش کر دیا تو مرزا صاحب جھنجھلا کر کہنے لگے کہ:

''آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی تھی۔'' (ازالہ اوہام روحانی خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

مطلب یہ ہوا کہ سبحان اللہ مسیح موعود اور دجال کی صحیح حقیقت کو مرزا صاحب تو سمجھ گئے مگر معاذ اللہ رسول اللہ ﷺ صحیح نہ سمجھے کہ بجائے مرزا غلام احمد کی ولادت کے عیسیٰ بن مریم کا نزول سمجھ گئے اور کسی حدیث میں یہ نہ فرمایا کہ نزول مسیح سے قادیان ضلع گورداسپور میں مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ کا آنا مراد ہے بلکہ ساری عمر یہی فرماتے رہے کہ عیسیٰ بن مریم جن کو اللہ تعالیٰ نے انجیل عطا فرمائی وہ قیامت کے قریب دمشق کی جامع مسجد کے منارہ شرقی پر آسمان سے اتریں گے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضور ﷺ کے اس بیان سے ساری امت گمراہی میں مبتلا ہوگئی اور ابن چراغ بی بی کو چھوڑ کر ابن مریم کے خیال میں محو ہوگئی حتی کہ چراغ بی بی کے بیٹے کو بصد حسرت یہ شعر کہنے کی نوبت آئی۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور مسلمان یہ پڑھتے ہیں۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کجا عیسیٰ کجا دجال ناپاک

ایک طرفہ:

طرفہ یہ ہے کہ مرزا صاحب جن مسیح بن مریم کے مثیل اور شبیہ ہونے کے مدعی ہیں دل کھول کر ان کو ایک مغلظ گالیاں بھی دیتے ہیں اور ایسی تہمتیں لگاتے ہیں کہ جو آج تک کسی یہودی نے بھی نہیں لگائیں ہم میں تو ان گالیوں کے نقل کی بھی ہمت نہیں ان کے تصور سے بھی دل کانپتا ہے کسی کا دل چاہے تو مرزائیوں سے اور مرزا صاحب کی کتابوں سے اسکی تصدیق کرے سب کو معلوم ہیں۔

مسیح موعود کی صفات اور علامات

حق جل شانہ کے فضل اور رحمت اور اس کی توفیق اور عنایت سے امید واثق ہے کہ آیات شریفہ اور احادیث مذکورہ بالا سے ناظرین اور قارئین پر مسیح موعود کی حقیقت اور اس کے نزول کی کیفیت پوری طرح واضح ہوگئی ہوگی لیکن اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ مسیح موعود کی صفات اور علامات کو ایسی خاص ترتیب کے ساتھ پیش کریں کہ جس سے ناظرین کرام کو مسیح آسمانی اور مرزائے آں جہانی کا فرق آنکھوں سے نظر آجائے۔

مرزا صاحب کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مسیح بن مریم وفات پاگئے اس لیے میں غلام احمد باشندہ قادیان مسیح ہوسکتا ہوں۔ یہ دلیل بعینہ ایسی دلیل ہے کہ کوئی شخص دعویٰ کرے کہ شہنشاہ انگلستان کا انتقال ہوگیا اس لیے میں ان کے قائم مقام ہو سکتا ہوں بیشک عقلاً سب کچھ ممکن ہے لیکن مدعی کے لیے بادشاہ کی صفات اور خصوصیات کا حامل ہونا بھی ضرور ہے۔ محض کسی بادشاہ کے مرجانے کو اپنی بادشاہت کے لیے دلیل بنانا مضحکہ خیز ہے اور جو ایسے دلائل سننے پر آمادہ ہو وہ بھی اسی حکم میں ہے۔

احادیث مذکورہ بالا سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ آنے والے مسیح سے وہی عیسیٰ بن مریم رسول اللہ مراد ہیں جن کی ولادت اور نبوت اور معجزات کے واقعات

قرآن کریم میں مذکور ہیں انکے علاوہ کوئی دوسرا شخص مراد نہیں کہ جو ان کا مثیل اور شبیہ ہو۔
صحابہ اور تابعین سے لے کر اس وقت تک پوری امت کے علماء اور صلحاء اور مجددین نے یہی سمجھا اور یہی عقیدہ رکھا کہ نزول مسیح سے اسی مسیح بن مریم کا نزول مراد ہے کہ جو نبی کریم ﷺ سے چھ سو برس پہلے بنی اسرائیل میں نبی بنا کر بھیجے گئے اور ان پر انجیل نازل ہوئی اور مریم عذراء کے بطن سے بغیر باپ کے نفخہ جبریلی سے پیدا ہوئے جن کا مفصل قصہ قرآن کریم میں مذکور ہے۔

مرزائیوں سے ایک سوال

کیا کوئی مرزائی کسی حدیث یا صحابی یا تابعی یا امت محمدیہ میں سے کسی عالم کا کوئی قول پیش کرسکتا ہے کہ قرآن وحدیث میں جس مسیح بن مریم کے نزول کی خبر دی گئی ہے اس سے مراد مرزا غلام مرتضی کا بیٹا غلام احمد ہے جو چراغ بی بی کے پیٹ سے قادیان میں پیدا ہوا۔ قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسٰی بغیر باپ کے پیدا ہوئے اور مرزا غلام احمد کا باپ غلام مرتضٰی موجود تھا۔ آں حضرت ﷺ اور پھر ابو ہریرہؓ کا حدیث نزول کو روایت کر کے بطور استشہاد آیت کا پڑھنا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا مقصود انہی مسیح بن مریم کے نزول کو بیان کرنا ہے جن کے بارے میں یہ آیت اتری کوئی، دوسرا مسیح مراد نہیں۔ امام بخاری اور دیگر ائمہ حدیث وتفسیر کا احادیث نزول کے ساتھ سورۂ مریم اور آل عمران اور سورۂ نساء کی آیات کو ذکر کرنا یہ بھی اس امر کی صریح دلیل ہے کہ احادیث میں انہی عیسٰی بن مریم کا نزول مراد ہے جن کی توفی اور رفع الی السماء کا قرآن کریم میں ذکر ہے اور جہاں مسیح بن مریم کا ذکر آیا ہے دونوں جگہ ایک ہی ذات مراد ہے۔

بے مثال جھوٹ

مرزا اور مرزائیوں کا یہ دعویٰ کہ آنے والے مسیح بن مریم سے مرزا غلام احمد پنجابی مراد ہے ایسا سفید جھوٹ ہے کہ دنیا میں اس کی نظیر نہیں۔

مرزائی جماعت سے ایک اور سوال

جب آپ کے نزدیک حقیقۃً مسیح کا آنا مراد نہیں بلکہ مثیل اور شبیہ کا آنا مراد ہے تو خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے وقت سے جن جن لوگوں نے نبوت اور مسیحیت کا دعویٰ کیا ان کے کاذب ہونے کی کیا دلیل ہے۔ آپکے نزدیک مرزا سے پہلے جن لوگوں نے نبوت اور مسیحیت کے دعوے کئے وہ بھی جھوٹے تھے اور جنہوں نے مرزا کے بعد نبوت اور مسیحیت کے دعوے کیے وہ بھی جھوٹے۔ ان کے جھوٹے ہونے کی دلیل بیان کیجئے۔ جس دلیل سے یہ سب مدعی جھوٹے ہیں اسی دلیل سے آپ بھی جھوٹے ہیں اور جس دلیل سے آپ سچے ہیں اسی دلیل سے یہ بھی سچے ہیں بلکہ مرزا صاحب کا مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ اور اقرار اس امر کی واضح دلیل ہے کہ مرزا صاحب اپنے اعتقاد میں بھی اصلی مسیح نہیں بلکہ نقلی اور جعلی مسیح ہیں اور نقلی اور جعلی چیز جھوٹی اور کھوٹی ہوتی ہے اور جعلی سکہ کو قبول کرنا، دانشمند کا کام نہیں۔

مرزا صاحب کو یقین کامل تھا کہ میں اصلی مسیح نہیں اس لیے اپنے کو مثیل مسیح بتلاتے تھے اور پھر طرہ یہ کہ اس نقل اور جعل کو اصل سے افضل اور اکمل بتلاتے تھے۔

اب ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چند صفات اور علامات کو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں تا کہ ناظرین بخوبی یہ معلوم کرسکیں کہ مرزائے قادیان کا یہ دعویٰ کہ میں مثیل مسیح ہوں اگر صحیح ہے تو مرزا صاحب اپنے میں ان صفات اور علامات کا ہونا ثابت کریں جو آنے والے مسیح کی احادیث میں مذکور ہیں۔

الفاظ حدیث اور ان کا مطلب	مرزائے آں جہانی پر ان کا انطباق
عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم (۱) ابن مریم (۲) حکما (۳) عدلا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان	آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں آنے والے مسیح کے اوصاف بیان فرمائے۔ پہلا وصف یہ کہ وہ ابن مریم ہوگا۔ یعنی اس مریم کا بیٹا ہوگا جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ اور مرزائے آں جہانی غلام مرتضیٰ کا بیٹا تھا جو چراغ

بے شک قریب ہے تم میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے درانحالیکہ وہ حاکم اور عادل ہوں گے۔ شریعت محمدیہ کے موافق فیصلہ کریں گے۔

(۴) فیکسر الصلیب (۵) ویقتل الخنزیر

یعنی وہ مسیح نازل ہو کر صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ یعنی آپ کے دورِ حکومت میں عیسائیت اور یہودیت کا خاتمہ ہو جائے گا اور کوئی صلیب پرست اور خنزیر خور باقی نہ رہے گا۔ خنزیر کے قتل کو خاص طور پر اس لئے ذکر فرمایا کہ تمام جانوروں میں خنزیر بے حیائی اور بے غیرتی میں مشہور ہے یہی وجہ ہے کہ جو قومیں خنزیر کھاتی ہیں وہ ہی بے حیائی اور بے غیرتی میں مشہور ہیں۔ حضرت مسیح کی آمد کی برکت سے زمین سے بے غیرتی اور بے حیائی نیست اور نابود ہو جائے گی اور بے غیرتی اور بے حیائی اور اس قسم کے عیش و عشرت کے سامان سب ختم فرما دیں گے۔

تنبیہ

جاننا چاہیے کہ بے غیرت آدمی کبھی بہادر نہیں ہوتا جب بے غیرتی آتی ہے دل سے شجاعت نکل جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس جنگ عظیم میں گورونکی فوج اس شجاعت کیساتھ نہ لڑسکی جو مسلمانوں

بی بی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ لہذا یہ کہنا کہ ابن مریم کے نزول سے ابن غلام مرتضٰی قادیانی کی پیدائش مراد ہے حدیث کے ساتھ تمسخر ہے۔ دوسرا اور تیسرا وصف اس آنے والے مسیح کا یہ بیان فرمایا کہ وہ دنیا کا حاکم اور عادل ہوگا۔ مرزا صاحب کو قادیان جیسے گاؤں کی بھی حکومت حاصل نہ تھی اہل صلیب کے محکوم اور دعا گو تھے (اور علی ہذا) عدل اور انصاف پر قادر بھی نہ تھے۔ جب کبھی مرزا صاحب پر کہیں کوئی ظلم ہوتا تو اس کے عدل و انصاف کے لیے انگریزی عدالت میں عدل وانصاف کی درخواست پیش کرتے اور گورداسپور کے حکام سے ملتے اور کچہری میں جا کر ادب سے ان کو سلام کرتے اور صلیب پرستوں کا ٹکٹ اور ان کا سکہ استعمال کرتے۔

مرزا صاحب کی آمد سے صلیب اور صلیب پرستوں کو ذرہ برابر کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میں تثلیث پرستی کے ستون کو توڑنے آیا ہوں۔ مگر وہ ستون مرزا صاحب کی آمد سے ٹوٹتا تو کیا اپنی جگہ سے ہلا بھی نہیں بلکہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہوگیا اور مرزا صاحب مع اپنی تمام امت کے اس کی مضبوطی کے لیے دعا کرتے رہے۔

کی فوجوں نے جاپان اور جرمن کے مقابلہ میں بہادری دکھلائی۔ بہادر تو مسلمان ہی ہے۔ صاحب بہادر، بہادر نہیں اس کے پاس سامان بہت ہے۔ ایک کمزور لڑکی جس کے پاس رائفل ہو ایک نہتے فوجی جرنیل پر گولی چلا سکتی ہے مگر بہادر نہیں کہلا سکتی۔

(٦)ویضع الحرب

اور وہ مسیح آ کر لڑائی کو اٹھا دے گا۔ اور ایک روایت میں ہے ویضع الجزیۃ یعنی جزیہ کو اٹھا دے گا۔ یعنی سب مسلمان ہو جائیں گے اور کوئی کافر اور ذمی باقی نہ رہے گا جس پر جزیہ اور خراج لگایا جائے۔

فائدہ۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جہاد اور جزیہ کو منسوخ نہیں فرمائیں گے بلکہ اس وقت جہاد اور جزیہ کی ضرورت ہی باقی نہ رہے گی۔ کیوں کہ اس وقت کوئی کافر ہی نہ رہے گا جس سے جہاد کیا جائے اور جزیہ لیا جائے۔ منسوخ تو جب ہوتا کہ کافر باقی رہتے اور پھر ان سے جہاد اور جزیہ اٹھا لیا جاتا۔

نیز اس وقت جہاد اور جزیہ کا ختم ہو جانا نبی اکرم ﷺ ہی کا حکم ہے۔

مرزا صاحب دوسروں کا جزیہ تو کیا اٹھاتے وہ اپنا ہی جزیہ نہ اٹھا سکے۔ ساری عمر نصاریٰ کے باج گزار رہے اور اپنا افلاس ظاہر کر کے انکم ٹیکس کی معافی کی التجا کرتے رہے۔

مرزا صاحب کے زمانہ میں اس کے برعکس ہوا۔ مرزا صاحب قادیان میں پیدا ہوئے ہندوستان سے اسلامی حکومت کا خاتمہ ہوا اور مسلمان غریب اور فقیر ہوئے حتی کہ مرزا صاحب بھی لوگوں سے اپنے مکان اور لنگر خانہ اور پریس اور کتب خانہ کے لیے چندہ مانگنے پر مجبور ہوئے۔

مرزا صاحب کے زمانہ میں خدا پرستی کے بجائے دنیا پرستی اور زر پرستی کا غلبہ ہوا حتی کہ مرزا صاحب کا گھرانہ عشرت کدہ بنا۔ اور ابھی مرزا صاحب کے خلیفہ راشد مرزا محمود زندہ ہیں ان کے گھرانہ کو جا کر دیکھ لو۔ فرنگی کی معاشرت اور ان کی معاشرت اور سامان عیش و عشرت میں کوئی فرق نہ پاؤ گے اور خداوند ذو الجلال سے غفلت کے جملہ سامان تم کو نظر آئیں گے۔ اللہ تعالی مسلمانوں کو اس شر اور فتنہ سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت عیسیٰ کا علم نہیں۔ حضرت مسیح نازل ہونے کے بعد شریعت محمدیہ کے اس حکم کو جاری اور نافذ فرمادیں گے۔

(۷) ویفیض المال حتی لایقبله احد۔

اور مال کو پانی کی طرح بہادیں گے۔ یعنی حضرت مسیح کے زمانہ میں مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ سب غنی ہو جائیں گے اور کوئی صدقہ اور خیرات کا قبول کرنے والا نہ ملے گا۔

(۸) حتی تکون السجدة الواحدة خیرا من الدنیا ومافیها

یعنی حضرت مسیح کے زمانہ میں عبادت ایسی لذیذ ہو جائے گی کہ ایک سجدہ کی لذت کے مقابلہ میں دنیاو مافیہا کی دولت حقیر معلوم ہوگی۔ یا یہ معنی ہیں کہ اس زمانہ میں اللہ کا تقرب حاصل کرنیکا ذریعہ صرف سجدہ اور عبادت رہ جائے گا۔ صدقہ اور زکوٰۃ کا ذریعہ ختم ہوجائیگا اس لیے کہ سب غنی ہوجائیں گے صدقہ لینے والا کوئی باقی نہ رہے گا۔

(۹) ثم یقول ابو هریرة واقرأ وان شئتم وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ الَّا

گرچہ درویشی بود سخت اے پسر
ہم زدرویشی نباشد خوب تر

اس آیت شریفہ کا خلاصہ یہ ہوا کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں تمام لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ مرزا صاحب کے زمانہ میں اس کے برعکس ہوا۔ یہود اور نصاریٰ تو کیا اسلام میں داخل ہوتے جو پچاس کروڑ مسلمان دنیا میں موجود تھے مرزا صاحب کے آنے کے بعد وہ بھی اسلام سے خارج ہو گئے اور سوائے چند ہزار قادیانیوں کے روئے زمین پر کوئی مسلمان باقی نہ رہا۔

مرزا صاحب کے ہاتھ پر اتنے لوگ بھی مسلمان نہ ہوئے جتنا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی اور خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔

ہندوستان تو سارا کفرستان تھا اولیاء اللہ اور علماء اور صلحاء کے مواعظ سے کروڑوں ہندو مسلمان ہوئے مگر مرزا صاحب کی ذات سے اسلام کو کوئی فائدہ نہ پہونچا مرزا صاحب کی وجہ سے ہندو اور عیسائی تو مسلمان نہ ہوئے البتہ بہت

لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا(پ ۶ سورہ نساء) ابو ہریرہؓ حضرت مسیح بن مریم کے نزول کی حدیث بیان کرنے کے بعد حاضرین مجلس سے فرماتے کہ اگر تم نزول مسیح کے بارے میں قرآن کریم سے شہادت چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ الخ یعنی حضرت مسیح کے نزول کے بعد یہود اور نصاری میں سے کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا کہ جو حضرت مسیح پر حضرت مسیح کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی تھی ختم ہوئی۔ خلاصہ یہ کہ حضرت مسیح کے زمانہ میں تمام یہود اور نصاری اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔	سے مسلمان مرتد ہو گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ.

مرزا صاحب کا اپنے اقرار کے بموجب کاذب ہونا

اس متفق علیہ حدیث کی بناء پر تو آپ نے دیکھ لیا کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔ اب یہ دیکھئے کہ مرزا صاحب اپنے صریح اقرار اور قول کے بموجب بھی مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔ مرزا صاحب کا مقولہ ہے کہ:

''میں عیسٰی پرستی کے ستون کو توڑنے کے لیئے آیا ہوں اور اس لیے کہ بجائے تثلیث پرستی کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت

نشان کو ظاہر کروں پس اگر مجھ سے کروڑ ہا نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت
غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ
کام کر دکھایا جو مسیح موعود کو کرنا چاہیے تھا تو میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا
اور مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''

یہ مضمون اخبار البدر مورخہ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء میں ہے اور اسکی مزید تائید اسی اعلان کے حاشیہ ص ۱۶ و ص ۱۷ سے ہوتی ہے جو حقیقۃ الوحی کے آخر اور تتمہ سے پہلے ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے:

''میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ جب تک وہ خدمت جو اس عاجز کے
حصہ میں مقرر ہے پوری نہ ہو اس دنیا سے اٹھایا نہ جاؤں گا۔ کیوں کہ خدا
تعالیٰ کے وعدے ٹل نہیں جاتے اور اس کا ارادہ رک نہیں سکتا''۔[1]

پھر اس حاشیہ کے شروع میں یہ بھی ہے کہ:

''میرا یہ اعلان صرف میری اپنی طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔''[2]

بے شک

یہ اعلان من جانب اللہ ہے۔ اللہ نے مسلمانوں پر آپ کی حقیقت واضح کرنے کے لیے واضح اور صریح اعلان آپ کی زبان اور قلم سے کرایا ہے تا کہ مسلمان عموماً اور مرزائی خصوصاً مرزا صاحب کے صدق اور کذب کو مرزا صاحب کے قول کے بموجب بھی جانچ لیں۔

الحمدللہ۔ مرزا صاحب دنیا سے چلے گئے اور دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ تثلیث پرستی کا ستون ٹوٹنا تو کیا اپنی جگہ سے بھی نہ ہلا۔ اسلام کو کوئی غلبہ نہ ہوا بلکہ اس کے برعکس عیسائیوں کو ترقی اور عروج ہوا اور اسلامی حکومتیں ختم ہوئیں اور جہاں جہاں

---

1. حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۴۲۷ و ۴۲۸ در حاشیہ۔
2. حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۴۱۸ در حاشیہ۔

مسلمان تھے وہ نصاریٰ کے محکوم اور تختۂ جور و جفا بنے اور مرزائی امت تو نصاریٰ کی زرخرید غلام ہی بن گئی جس کا فریضۂ دینی اور دنیوی نصاریٰ کی شکر گزاری اور دعا گوئی ہی رہ گیا۔

غور تو کیجئے کہ تیرہ سو سال سے جس مسیح کی آمد کی خوش خبری مسلمانوں کے کانوں میں گونج رہی ہے معاذ اللہ! کیا وہ ایسا ہی مسیح ہے کہ جو صلیب پرستوں اور اسلامی حکومتوں کے دشمنوں کا مدّاح اور ثنا خواں ہو اور انکے شکر اور دعا میں مع اپنی تمام امت کے رطب اللسان ہو اور اسلامی حکومتوں کے زوال پر چراغاں کرنے والا ہو اور مسلمانوں کے قاتلوں کو مبارک باد کے تار دینے والا ہو مسیح کا کام تو کفر کی حکومت کو ختم کرنا ہے نہ کہ دشمنان اسلام کی تائید اور حمایت کرنا اور ان کی بقاء اور ترقی کے لیے دل و جان سے دعا کرنا اور ان کے سایہ کو سایۂ رحمت سمجھنا۔

مرزائیو! خدارا غور کرو اور اپنے اوپر رحم کرو

اپنے ایمان کی حفاظت کرو اور ایک جھوٹے کے پیچھے اپنی عاقبت نہ خراب کرو اور ان احادیث کو پڑھو اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آنے والے مسیح کے نشانات اور علامات بتلائی ہیں ان میں غور کرو کہ ان کا کوئی شمہ اور شائبہ بھی مرزا صاحب میں پایا جاتا ہے حاشا وکلا۔ بلکہ معاملہ برعکس ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی مسیح موعود کی علامت اور نشانی بتلائی ہے مرزا صاحب میں وہ نشانی صرف مفقود ہی نہیں بلکہ اس کی ضد اور صریح نقیض ان میں موجود ہے۔ اور لیجئے:

حضرت مسیح بن مریم کی صفات	مرزائے آن جہانی کی جانچ و پڑتال
(۱۰) اور صحیح مسلم[1] کی روایت میں ہے ولتذ هبن الشحناء والتباغض والتحاسد	مرزا صاحب کی آمد کے بعد مسلمانوں میں جس قدر اخلاق رذیلہ کی زیادتی ہوئی ہے وہ لوگوں کے سامنے ہے۔ عیاں را چہ بیاں۔

---

[1]..... (مسلم ج ۱ باب نزول عیسیٰ بن مریم ص ۸۷)

یعنی مسیح کی آمد کے بعد مسلمانوں کے دل کینہ اور عداوت اور حسد سے پاک ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح کی آمد کی دسویں نشانی ہے۔ اور یہ حدیث مسند احمد اور سنن ابی داؤد وغیرہ میں بھی ہے۔

(۱۱) حضرت عیسٰی علیہ السلام کی گیارہویں نشانی یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام دمشق الشام کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر آسمان سے نازل ہوں گے جیسا کہ پہلے حدیث سوم میں گزر چکا۔

(۱۲) حدیث میں ہے کہ عیسٰی بن مریم نازل ہونے کے بعد دجال کو باب لد پر قتل کریں گے۔

لد ملک شام میں ایک جگہ کا نام ہے۔

(۱۳) حدیث میں ہے کہ عیسٰی علیہ السلام حج اور عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ آئیں گے اور پھر مدینہ آئیں گے اور میری قبر پر حاضر ہو کر مجھ پر سلام کریں گے۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ نزول مسیح بن مریم سے مجازاً مرزا غلام احمد ولد غلام مرتضٰی کی قادیان میں ولادت مراد ہے۔ مگر منارہ سے حقیقی معنی مراد ہیں اس لیے مرزا صاحب نے نازل ہونے کے بعد چندہ کر کے قادیان میں ایک منارہ تعمیر کرایا جس کا نام منارۃ المسیح رکھا۔ سبحان اللہ نزول تو پہلے ہوگیا اور منارہ بعد میں چندہ کر کے تعمیر کرایا گیا۔ جیسا کہ کسی کا واقعہ مشہور ہے کہ ایک شخص قضاء حاجت کرنے کے لیے پانی کا برتن لیکر چلا برتن کی تلی میں سوراخ تھا اس لیے طہارت تو پہلے کر لی اور قضاء حاجت بعد میں کی۔ اسی طرح مسیح قادیان نازل تو پہلے ہو گئے اور منارہ بعد میں بنوایا کہ آخر کہاں تک حدیثوں میں تاویل کروں اور ساری باتوں کو مجاز پر محمول کروں۔ سوائے منارہ بنانے کے اور کوئی شے قدرت میں نظر نہ آئی۔ اس لیے حدیث میں صرف منارہ کا لفظ حقیقی معنی میں رہ گیا اور باقی سب مجاز اور استعارہ۔

(۱۴) حدیث میں ہے کہ نزول کے بعد چالیس سال زندہ رہیں گے۔ (۱۵) مدینہ منورہ میں وفات پائیں گے اور روضہ اقدس میں حضور پرنور ﷺ کے قریب مدفون ہونگے۔	مرزا صاحب کے نزدیک باب لد پر قتل کرنے سے لدھیانہ میں کسی کافر کو مناظرہ میں شکست دینا مراد ہے۔ مرزا صاحب نے نہ حج کیا اور نہ عمرہ اور نہ مدینہ منورہ میں حاضری نصیب ہوئی۔ مرزا صاحب دعوائے نبوت کے بعد چند سال زندہ رہے۔ مرزا صاحب لاہور میں مرے اور قادیان میں دفن ہوئے۔

اے مسلمانوں! مسیح موعود کی یہ علامتیں ہیں جو احادیث میں تم نے پڑھ لی ہیں اور یہ بھی دیکھ لیا کہ ان میں سے مرزا صاحب میں کوئی علامت بھی نہیں پائی جاتی اور ان صریح احادیث میں مرزائی جو تاویلیں اور تحریفیں کر کے ان احادیث کو مرزا صاحب پر منطبق کرنا چاہتے ہیں تو ایسی تاویلوں سے جس کا جی چاہے مسیحیت کا دعویٰ کرے اور اس سے بڑھ کر آیات اور احادیث کو اپنے اوپر منطبق کرے اور جس کا جی چاہے ایسے ہوا پرستوں پر ایمان لائے۔ نواب بے ملک اور فرعون بے سامان ایسے ہی لوگوں کی مثال ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

ضمیمہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد شریعت محمدیہ کا اتباع کریں گے

تمام امتِ محمدیہ کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد شریعت محمدیہ کا اتباع کریں گے۔ حضرت عیسیٰ کی شریعت کا اتباع ان کے رفع الی السماء تک محدود تھا۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد تمام جن وانس پر شریعت محمدیہ کا اتباع واجب ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر چہ رسول ہوں گے مگر ان کا نزول نبی اور رسول ہونے کی حیثیت سے نہ ہوگا بلکہ شریعت اسلامیہ اور امت محمدیہ کے ایک مجدد ہونے کی حیثیت سے ہوگا۔ نزول کے بعد انجیل کا اتباع نہیں فرمائیں گے بلکہ کتاب وسنت کا اتباع فرمائیں گے۔

حافظ عسقلانی ینزل عیسٰی بن مریم حکماً عدلاً کی شرح میں لکھتے ہیں:

"ای حاکما والمعنی انه ینزل حاکما بهذه الشریعة فان هذه الشریعة باقیة لا تنسخ بل یکون عیسٰی حاکما من حکام هذه الامة."

(فتح الباری ج٦ ص ٤٩١ کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ)

وقال النووی فی شرح مسلم لیس المراد بنزول عیسٰی انه ینزل بشرع ینسخ شرعنا ولا فی الأحادیث شئی من هذا بل صحت الأحادیث بانه ینزل حکما مقسطاً یحکم بشرعنا ویحیی من أمور شرعنا ماهجره الناس.

ومن الأحادیث الواردة فی ذالك ما أخرجه أحمد

والبزاروالطبرانی من حدیث سمرة عن رسول الله علیه وسلم قال" ینزل عیسٰی ابن مریم مصدقا بمحمد ﷺ وعلی ملته فیقتل الدجال ثم وانما ھوقیام الساعة "

وأخرج الطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی البعث بسند جید عن عبداللّٰہ ابن مغفل قال قال رسول اللّٰہ ﷺ "یلبث الدجال فیکم ما شاء اللّٰہ ثم ینزل عیسٰی ابن مریم مصدقا بمحمد وعلی ملته امامامھد یا وحکما عدلاً فیقتل الدجال

واخرج ابن حبان فی صحیحه عن أبی ھریرة رضی اللّٰہ عنه قال"سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول ینزل عیسٰی ابن مریم فیؤمُّھم فاذا رفع راسه من الرکعة قال سمع اللّٰہ لمن حمده قتل اللّٰہ الدجال واظھر المومنین.

ووجه الاستدلال من ھذا الحدیث أنّ عیسٰی یقول فی صلاته یومئذٍ "سمع اللّٰہ لمن حمده" وھذا الذکر فی الاعتدال من خواص صلوٰة ھذه الأمة کما ورد فی حدیث ذکرته فی کتاب المعجزات والخصائص

واخرج ابن عساکر عن ابی ھریرة قال"یھبط المسیح ابن مریم فیصلی الصلوات ویجمع الجمع"فھذا صریح فی أنه ینزل بشر عنالأن مجموع الصلوات الخمس وصلاة الجمعة لم یکونا فی غیر ھذه الملة.

واخرج ابن عساکر من حدیث عبداللّٰہ بن عمروبن العاص قال قال رسول اللّٰہ ﷺ "کیف تھلک أمةّ أنا أولھا وعیسٰی ابن مریم اخرھا". کذافی الاعلام بحکم عیسٰی علیه السلام للحافظ السیوطی (ج٢ ص٥٥،١٥٦ من الحاوی،مطبع دارالفکر)

یہ شیخ جلال الدین سیوطیؒ کی عبارت ہے جس میں ان روایات کو ذکر فرمایا ہے جن میں اس امر کی تصریح ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نزول کے بعد شریعت محمدیہ کے متبع ہونگے اور آپ ﷺ ہی کی شریعت کے مطابق نماز اور جمعہ اور دیگر عبادات ادا فرمائیں گے۔

شیخ محی الدین بن عربی نے فتوحات مکیہ کے باب ۱۴ میں لکھا ہے کہ نبوت کا دروازہ بعد رسول اللہ ﷺ کے بند کر دیا گیا اب کسی کو یہ بات میسر نہیں کہ کسی شریعت ناسخہ سے خدا کی عبادت کرے اور عیسیٰ علیہ السلام جس وقت اتریں گے تو اسی شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے۔[1]

اور امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی فرماتے ہیں ''حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے نزول فرمائیں گے تو حضرت خاتم الرسل ﷺ کی شریعت کی متابعت کریں گے۔ (مکتوبات ص ۳۶ دفتر سوم مکتوب ۱۷)

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو احکام شریعت کا علم کس طرح ہوگا؟

شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے اسی سوال کے جواب میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا نام ''الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام'' ہے جو مصر میں طبع ہوا ہے حضرات اہل علم اصل رسالہ کی مراجعت فرمائیں ہم بطور خلاصہ کچھ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں:۔

شیخ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ بروز پنج شنبہ ۶ رجمادی الاولی ۸۸۸ھ میں مجھ سے یہ سوال کیا گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد کس شریعت کے مطابق حکم کریں گے۔ آیا اپنی شریعت کے مطابق حکم کریں گے یا شریعت محمدیہ کے مطابق۔ اور اگر شریعتِ محمدیہ کے مطابق حکم دیں گے تو آپ کو شریعت محمدیہ کے احکام کا علم کیسے ہوگا اور کیا ان پر وحی نازل ہوگی یا نہیں اور اگر وحی نازل ہوگی تو وحی الہام ہوگی یا وحی ملکی ہوگی یعنی بذریعہ فرشتہ کے وحی نازل ہوگی۔ یہ تین سوال ہوئے۔ اب ہم بالترتیب جواب ہدیہ ناظرین کرتے ہیں:۔

---

[1] وهذا باب قداغلق برسول الله ﷺ فلاسبيل ان يتعبد الله احدابشريعة ناسخة لهذه الشريعة المحمدية وان عيسى عليه الصلوٰة والسلام اذا نزل مايحكم الابشريعة محمد ﷺ (الفتوحات مكيه، باب ١٤ ص ١٩٤)

سوال اوّل اور اس کا جواب

پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نزول کے بعد شریعت محمدیہ کا اتباع کریں گے تفصیل اس جواب کی گزر گئی۔

سوال دوم اور اس کا جواب

دوسرا سوال یہ تھا کہ نزول کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام کو شریعتِ محمدیہ کے احکام کا علم کس طرح ہوگا شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے اس کے چار طریقے ذکر فرمائے ہیں جن کو ہم اختصار اور وضاحت کیساتھ پیش کرتے ہیں۔

طریقہ اوّل[1]

جس طرح ہر نبی اور رسول کو بذریعہ وحی اپنی شریعت کا علم ہوتا ہے اسی طرح ہر نبی کو بذریعہ وحی کے انبیاء سابقین اور لاحقین یعنی گزشتہ اور آئندہ انبیاء کی شریعتوں کا علم بھی ہوتا ہے جبرئیل علیہ السلام کی زبانی یہ معلوم ہوتا ہے کہ فلاں پیغمبر پر فلاں کتاب نازل ہوئی اور فلاں نبی پر فلاں کتاب نازل ہوئی اور توریت اور انجیل اور زبور میں تو خاص طور پر آں حضرت ﷺ کا ذکر اور آپؐ کی کتاب اور آپؐ کی شریعت اور آپؐ کے صحابہؓ کے اوصاف مذکور ہیں۔ اور عیسٰی علیہ السلام کی بعثت کے اہم مقاصد میں یہ

---

[1] ......قال السیوطی الطریق الأول .أن جمیع الانبیاء علیهم الصلاة والسلام قد کانوایعلمون فی زمانهم بجمیع شرائع من قبلهم ومن بعدهم بالوحی من الله تعالی علی لسان جبریل وبالتنبیه علی بعض ذلك فی الکتاب الذی أنزل علیهم والدلیل علی ذالك أنه وَردفی الأحادیث والآثاران عیسٰی علیه السلام بشرامته بمجئی النبی صلی الله علیه وسلم بعدهٗ وأخبرهم بجملة من شریعته یأتی بها تخالف شریعة عیسٰی وکذالك وقع لموسٰی وداوٗد علیهما السلامٗ الی آخر ما قال. (کذافی الاعلام ج۲ص ۱۵۷من الحاوی، مطبع دارالفکر) بعدازاں شیخ سیوطیؒ نے توریت اور انجیل اور زبور میں جو بشارتیں حضور پرنور کی آمد اور آپ کی شریعت اور صحابہ کرام کے متعلق ان کو نقل کیا ہے۔ اہل علم اصل کی مراجعت کریں۔

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (پ۲۸ :سورہ صف، آیت:۶)
اپنی امت کو اس کی بشارت سنا دیں کہ جس نبی آخرالزماں کی تمام انبیاء خبر دیتے آئے
اب ان کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بار بار اپنی امت کو اس کی تاکید کی کہ اگر اس نبی
آخرالزماں کا زمانہ پاؤ تو ضرور ان پر ایمان لانا اور آپؐ کے صحابہ کرام کے اوصاف
بتلاتے۔ صحابہ کے اوصاف میں یہ بھی ارشاد فرمایا:۔

انا جیلھم فی صدورھم رھبان باللیل لیوث بالنھار

(الحاوی للحافظ سیوطی ج ۲ ص ۲۸۲)

ان کی انجیل ان کے سینوں میں محفوظ ہوگی یعنی وہ اپنی کتاب یعنی قرآن کے
حافظ ہوں گے رات کے راہب اور دن کے شیر ہوں گے۔

طریقہ دوم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن کریم کو دیکھ کر شریعت کے تمام احکام سمجھ جائیں گے
نبی اور رسول کا فہم اور ادراک تمام امت کے فہم اور ادراک سے بالا اور برتر ہوتا ہے۔ امت
کے تمام فقہاء اور مجتہدین نے ملکر جو شریعت کے احکام کو سمجھا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کا تنہا فہم اور ادراک ہزار ہا ہزار درجہ اس سے بلند اور برتر ہوگا۔ نبی کی قوت قدسیہ بمنزلہ
آفتاب کے ہے اور فقہاء اور ائمہ اجتہاد کی قوتِ ادراکیہ بمنزلہ ستاروں کے ہے۔

طریقہ سوم

حافظ ذہبی اور حافظ سبکی فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود نبی ہونے
کے صحابی بھی ہیں۔ حضرت عیسیٰ نے اپنی وفات سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا۔ علاوہ شب معراج کے بار بار نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کرنا روایات سے
ثابت ہے۔ پس جس طرح صحابہ کرام کو حضور ﷺ سے بلا واسطہ آپ کی شریعت کا
علم حاصل ہوا اسی طرح اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضور پرنور کی شریعت کا علم حضور
سے بلا واسطہ ہوا ہو تو کوئی مستبعد نہیں۔ خصوصاً جب کہ احادیث میں ہے کہ حضور نے

فرمایا کہ میرے اور ابن مریم کے درمیان کوئی نبی اور کوئی رسول نہیں وہ میرے بعد میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے[1]۔ اور ظاہر ہے جب عیسیٰ علیہ السلام حضور پرنورؐ کے خلیفہ ہوں گے تو ضرور آپؐ کی شریعت سے واقف ہوں گے۔

حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نبی بھی ہیں اور صحابی بھی۔ اور حضورؐ کے آخری صحابی ہیں یعنی سب سے اخیر میں حضرت عیسیٰ کی وفات ہوگی۔ باقی تمام صحابہ حضرت عیسیٰ سے پہلے گزر گئے۔

طریقۂ چہارم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد روحانی طور پر آں حضرت ﷺ سے بحالتِ بیداری بار بار ملاقات فرمائیں گے اور جس چیز کی ضرورت ہوگی وہ براہ راست بالمشافہ حضورؐ سے دریافت فرمالیں گے۔

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی حیاتِ مبارکہ میں حضرات انبیاء سابقین کی ارواح طیبہ سے ملاقات فرماتے تھے۔ مکہ مکرمہ سے جب معراج کے لیے براق پر روانہ ہوئے تو راستہ میں حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات ہوئی۔ ان حضرات نے حضورؐ کو سلام کیا اور حضورؐ نے ان کو سلام کا جواب دیا۔ ایک مرتبہ حضورؐ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا اور موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا۔

پس جس طرح نبی اکرم ﷺ اس عالم میں تشریف فرما تھے اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام عالم برزخ میں تھے اور ملاقات ہوتی رہی اور سلام وکلام ہوتا رہا۔ حضورؐ نے شب اسراء میں بیت المقدس میں امامت فرمائی اور تمام انبیاء نے حضورؐ کی اقتداء کی اسی طرح اسکا برعکس بھی ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد

---

[1]......ابن عساکر عن أبی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ "الا ان ابن مریم لیس بینی و بینه نبی ولا رسول إلا أنه خلیفتی فی أمتی من بعدی" (کذافی الاعلام ج۲، ص ۱۶۱ من الحاوی) مطبع: دارالفکر.

اس عالم میں تشریف فرما ہوں اور حضور پرنورؐ عالم برزخ میں ہوں اور طرفین میں ملاقات ہو سکے اور افاضہ اور استفاضہ کا سلسلہ جاری رہ سکے۔

ان جماعة من ائمة الشريعة نصوا على ان من كرامة الولى أنه يرى النبى صلى الله عليه وسلم ويجتمع به فى اليقظة و ياخذ عنه ما قسم له من معارف ومواهب و ممن نص على ذلك من ائمة الشافعية الغزالىؒ والبارزىؒ والتاج ابن السبكى و العفيف اليافعى ومن أئمة الما لكية القرطبى وابن ابى جمرة وابن الحاج فى المدخل وقد حكى عن بعض الاولياء أنه حضر مجلس فقيه فروى ذلك الفقيه حديثا فقال له الولى هذا الحديث باطل فقال الفقيه ومن اين لك هذا؟ فقال. هذا النبى صلى الله عليه وسلم واقف على رأسك يقول انى لم اقل هذاالحديث وكشف للفقيه فرآه. وقال الشيخ أبو الحسن الشاذلى لو حجبتُ عن النبى صلى الله عليه وسلم طرفة عين ماعددت نفسى مع المسلمين.

فاذا كان هذا حال الأولياء مع النبى صلى الله عليه وسلم فعيسى النبى صلى الله عليه وسلم اولى بذلك أن يجتمع به فى اى وقت شاء ويأ خذ عنه ما أراد من أحكام شريعته من غير احتياج الى اجتهاد ولا تقليد لحفّاظ الحديث (كذافى الاعلام ج۲ ص ۲۹۱ من الحاوى) مطبع دارالفكر

اور ائمہ شریعت کی ایک جماعت نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ ولی کی کرامت میں سے یہ ہے کہ وہ حالتِ بیداری میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کرتا، اور آپ کی ہم نشینی کا شرف حاصل کرتا ہے اور آپ سے علوم و معارف میں سے جو اسکے لیے مقدر ہے حاصل کرتا ہے اور ائمہ شافعیہ میں سے امام غزالیؒ اور بارزیؒ اور تاج الدین سبکیؒ اور عفیف یافعیؒ نے اور ائمہء مالکیہ میں سے قرطبیؒ ابن ابی جمرہؒ اور ابن حاجؒ نے مدخل میں تصریح کی ہے۔ اور بعض اولیاء سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیہ کی مجلس میں تشریف لے

گئے ان سے ان فقیہ نے کوئی حدیث روایت کی تو ان ولی نے یہ فرمایا کہ یہ حدیث تو باطل ہے۔ تو فقیہ نے فرمایا کہ کیسے؟ انہوں نے کہا کہ دیکھئے یہ نبی کریم ﷺ تمہارے سرہانے تشریف فرما ہیں اور فرمارہے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو نہیں کہا اور ان فقیہ کو بھی مکشوف ہوا اور انہوں نے بھی نبی اکرم ﷺ کی بحالت بیداری اپنی آنکھوں سے زیارت کی اور شیخ ابوالحسن شاذلیؒ فرماتے ہیں کہ اگر میں ایک پلک جھپکنے کی مقدار بھی حضور ﷺ کی زیارت سے حجاب میں رہوں تو میں اپنے کو مسلمان بھی نہ سمجھوں۔

پس جب اولیاء کرام کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ یہ حال ہے تو حضرت عیسٰی علیہ السلام تو بدرجہ اولٰی آپ کے ساتھ مجتمع ہوں گے اور آپؐ سے جو چاہیں گے احکام شرعیہ کا استفادہ فرمائیں گے اور آپ کو کسی اجتہاد یا حفاظ حدیث کی تقلید کی حاجت نہ ہوگی۔

سوال سوم اور اس کا جواب

کیا حضرت عیسٰی علیہ السلام پر وحی نازل ہوگی اور وحی کس قسم کی ہوگی وحی نبوت ہوگی یا وحی الہام؟ جواب یہ ہے کہ عیسٰی علیہ السلام پر وحی نبوت کا نزول ہوگا۔

مسند احمد ج ۴ ص ۱۸۲ اور صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۱ باب ذکر الدجال اور ترمذی ج ۲ ص ۴۸ باب ماجاء فی فتنۃ الدجال میں نواس بن سمعانؓ کی حدیث میں ہے:۔

كذالك اذ اوحى الله الى عيسٰى بن مريم انى قد اخرجت عباداً من عبادى لايدان بقتالهم فحوز عبادى الى الطور فيبعث الله ياجوج وماجوج. الحديث بطوله.

حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ کی وحی آئیگی کہ تم مسلمان کو لے کر کوہ طور پر چلے جاؤ۔

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ نزول کے بعد وحی کا نزول ہوگا۔ اور لوگوں میں جو یہ مشہور ہے کہ حضورؐ کے بعد جبریل امین زمین پر نہیں آئیں گے یہ بالکل بے اصل ہے۔ شب قدر میں ملائکہ اور جبرئیل امین کا زمین پر اترنا قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔

تنزل الملئكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر سلم هی حتی مطلع الفجر (پ ۳۰ سورہ قدر)

حدیث میں ہے کہ جنبی کو حالت جنابت میں بغیر وضو کے نہ سونا چاہیے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ جبرئیل امین اس کی موت کے وقت حاضر نہ ہوں۔ معلوم ہوا کہ مرتے وقت مؤمن کے پاس فرشتے اور جبرئیل امین حاضر ہوتے ہیں اگر مرتے وقت وہ باوضو ہو۔

وقد زعم زاعمٌ أن عیسیٰ ابن مریم اذا نزل لا یوحی الیه وحیاً حقیقیا بل وحی الهام وهذا القول ساقط مهمل لأ مرین.

احدهما منا بذته للحدیث الثابت عن رسول الله ﷺ:

الثانی ان ماتوهمه هذا الزاعم من تعذرالوحی الحقیقی فاسدٌ لان عیسیٰ نبی فای مانع الخ (اعلام من الحاوی ج ۲ ص ۱۶۵) مطبع دار الفکر

یعنی جس شخص نے یہ گمان کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام پر حقیقی وحی کا نزول نہ ہوگا بلکہ وحی الہام ہوگی، یہ زعم فاسد اور مہمل ہے۔ اول تو اس حدیث صحیح کے خلاف ہے جو بیان کر چکے۔ دوم یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے نبی اور رسول ہیں اور نبی سے وصفِ نبوت کبھی زائل نہیں ہوسکتا۔ واللہ اعلم

ظہور مہدی

''مہدی'' لغت میں ہدایت یافتہ شخص کو کہتے ہیں۔ معنی لغوی کے لحاظ سے ہر ہدایت یافتہ شخص کو مہدی کہہ سکتے ہیں لیکن احادیث میں جس مہدی کا ذکر آیا ہے اس سے ایک خاص شخص مراد ہیں جو اخیر زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ظاہر ہوں گے۔

ظہور مہدی کے بارہ میں احادیث اور روایات اس درجہ کثرت کے ساتھ آئی ہیں کہ درجہ تواتر کو پہونچی ہیں اور اس درجہ صراحت اور وضاحت کے ساتھ آئی ہیں کہ ان میں ذرہ برابر اشتباہ کی گنجائش نہیں۔ مثلاً امام مہدی کا کیا نام ہوگا، ان کا حلیہ کیا ہوگا، ان کی جائے ولادت کہاں ہوگی اور جائے ہجرت اور جائے وفات کہاں ہوگی،

کیا عمر ہوگی، اپنی زندگی میں کیا کیا کریں گے، اول بیعت ان کے ہاتھ پر کہاں ہوگی اور کتنی مدت تک ان کی سلطنت اور فرماں روائی رہے گی وغیرہ وغیرہ۔ غرض یہ کہ تفصیل کے ساتھ ان کی علامتیں احادیث میں مذکور ہیں۔

تقریباً حدیث کی ہر کتاب میں امام مہدی کے بارے میں جو روایتیں آئی ہیں وہ ایک مستقل باب میں درج ہیں۔ شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے امام مہدیؑ کے بارے میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس میں ان تمام احادیث کو جمع کیا ہے کہ جو امام مہدی کے بارے میں آئی ہیں ''اَلْعَرْفُ الْوَرْدِیْ فی اخبار المهدی'' (جو چھپ چکا ہے) علامہ سفارینی نے شرح عقیدۂ سفارینیہ میں ان تمام احادیث کی تلخیص کی ہے اور ان کو خاص ترتیب سے بیان کیا ہے۔ حضرات اہل علم شرح عقیدۂ سفارینیہ ص ۶۷ ج ۲ کی مراجعت کریں۔

۱۔ حدیث میں ہے کہ مہدی موعود اولادِ فاطمہؓ سے ہوں گے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المهدی من عترتی من ولد فاطمة (رواہ ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۲، ص ۵۸۸ ج ۲) اور امام مہدی کے آل رسول اور اولاد فاطمہ سے ہونے کے بارے میں روایات اس درجہ کثیر ہیں کہ درجۂ تواتر تک پہونچ جاتی ہیں۔ (شرح عقیدۂ سفارینی ص ۶۹ ج ۲)

۲۔ حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا مالک نہ ہو جائے۔ اس کا نام میرے نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔[1]

۳۔ حدیث میں ہے کہ ان کی پیشانی کشادہ اور ان کی ناک اوپر سے کچھ اٹھی ہوئی اور بیچ میں سے کسی قدر چپٹی ہوگی۔[2]

---

[1]...... عن عبداللہ عن النبی ﷺ قال لولم یبق من الدنیا الا یوم قال زائدۃ لطول اللہ ذلك الیوم حتی یبعث رجلا منی اومن اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی وفی الترمذی نحوه. ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۲، ترمذی ج ۲ ص ۴۷ باب ماجاء فی المهدی

[2]...... قال رسول اللہ ﷺ المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا ویملك سبع سنین. ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۲

۴۔ حدیث میں ہے کہ ان کے ہاتھ پر بیعت مکہ معظّمہ میں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان ہوگی[1]۔ (رواہ ابوداود ج ۲ ص ۲۳۳)

۵۔ حدیث میں ہے کہ امام مہدی خلیفہ ہونے کے بعد تمام روئے زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم اور ستم سے بھری ہوگی[2]

۶۔ حدیث میں ہے کہ جب امام مہدی مدینہ سے مکہ آئیں گے تو لوگ ان کو پہچان کر ان سے بیعت کریں گے اور اپنا بادشاہ بنادیں گے اور اس وقت غیب سے یہ آواز آئے گی۔ هذا خليفة الله المهدی فاسمعوا له واطيعوا[3]

خدا تعالی کا خلیفہ مہدی یہ ہے اس کے حکم سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

اور بے شمار روایات سے امام مہدی کا کافروں پر جہاد کرنا اور روئے زمین کا بادشاہ ہونا ثابت ہے۔

ناظرین غور کریں

کہ مرزا صاحب میں امام مہدی کی صفات کا کوئی شمہ بھی تو ہونا چاہیے جب ہی تو دعوائے مہدویت چسپاں ہو سکے گا۔ ورنہ صفات تو ہوں کافروں اور گمراہوں کی اور دعوئی ہو مہدی ہونیکا۔ ع

ایں خیال است ومحال است وجنوں۔

---

[1] اخرجه ابو داؤد مفصلا وقطعته هذا: عن النبی ﷺ قال يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من اهل المدينة هاربا الی مكة فياتية ناس من اهل مكة فيخرجونه وهو كاره فيبا يعونه بين الركن والمقام: الحديث بتفصيله

[2] يملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما ابوداؤد ص ۲۳۲ ج ۲

[3] لم اره بالفاظه فی حديث ولكن وجدت نحوه فی "الحاوی" للسيوطی فی رسالة "العرف الوردی" ج ۲، ص ۶۱ مطبع: دارالفكر. وهو هذا: يخرج المهدی وعلی راسه عمامة فيها منادی ينادی! هذا المهدی خليفة الله فاتبعوه

ایک ضروری تنبیہ

کتب حدیث میں سے، صحیح بخاری اور صحیح مسلم، امام مہدی کے ذکر سے خالی ہیں۔ لیکن دیگر کتب معتبرہ میں ظہور مہدی کی روایتیں اس قدر کثیر ہیں کہ محدثین نے ان کا تواتر تسلیم کیا ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کہ بخاری اور مسلم نے احادیث صحیحہ کا استیعاب نہیں کیا۔ بخاری اور مسلم میں کسی حدیث کا نہ ہونا اس کے غیر معتبر ہونے کی دلیل نہیں۔ مسند احمد اور سنن ابی داؤد اور ترمذی وغیرہ میں صدہا اور ہزارہا ایسی روایتیں ہیں جو بخاری اور مسلم میں نہیں۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام اور امام مہدی دو شخص ہیں

ظہور مہدی اور نزول عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں جو احادیث آئی ہیں اُن سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰی بن مریم اور امام مہدی دو شخص علیحدہ علیحدہ ہیں۔ عہد صحابہ و تابعین سے لے کر اس وقت تک کوئی اس کا قائل نہیں ہوا کہ نازل ہونے والا مسیح اور ظاہر ہونے والا مہدی ایک ہی شخص ہوگا۔

صرف مرزائے قادیان کہتا ہے کہ میں ہی عیسٰی ہوں اور میں ہی مہدی ہوں اور پھر اسکے ساتھ یہ بھی دعوی ہے کہ میں کرشن مہاراج بھی ہوں اور آریوں کا بادشاہ ہوں اور حجر اسود بھی ہوں اور بیت اللہ بھی ہوں اور حاملہ بھی ہوں اور پھر خود ہی مولود ہوں۔ سب کچھ ہوں گے مگر مسلمان نہیں۔

یہ مرزائے قادیان کا ہذیان ہے۔ جس کا جی چاہے اس پر ایمان لائے اور جس کا جی چاہے اسکا کفر کرے۔ امنت باالله و کفرت بالطاغوت. ومن یکفر بالطاغوت. الخ

احادیث نبویہ سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اور امام مہدی دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔

(۱) حضرت عیسٰی بن مریم اللہ کے نبی اور رسول ہیں اور امام مہدی امتِ محمدیہ کے آخری خلیفۂ راشد ہیں۔ جن کا رتبہ جمہور علماء کے نزدیک ابو بکرؓ اور عمرؓ اور خلفائے

والدین کے بعد سب امت میں۔ امت محمدیہ میں سے صرف ابن سیرینؒ کو تردد ہے کہ امام مہدی کا رتبہ ابوبکرؓ و عمرؓ کے برابر ہے یا ان سے بڑھ کر ہے۔ شرح عقیدۃ سفارینیہ ج ۲ ص ۸۱ میں شیخ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں۔ احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے یہی ثابت ہے کہ انبیاء اور مرسلین کے بعد مرتبہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کا ہے۔[1] (العرف الوردی ص ۱۵۳ ج ۲ من الحاوی)

(۲) حضرت عیسٰی علیہ السلام، مریم بتول کے بطن سے بغیر باپ کے نفخہ جبرئیل سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو سال پہلے بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے اور امام مہدی آل رسول سے ہیں قیامت کے قریب مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے۔ والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ اب صاف ظاہر ہے کہ عیسٰی بن مریم اور مہدی ایک شخص نہیں بلکہ دو شخص ہیں۔

(۳) احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہے کہ امام مہدی کا ظہور پہلے ہوگا اور امام مہدی روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ اس کے بعد حضرت عیسٰی کا نزول ہوگا۔ حضرت عیسٰی نازل ہونے کے بعد امام مہدی کے طرز عمل اور طرز حکومت کو برقرار رکھیں گے۔ (کذا فی الاعلام[2] بحکم عیسٰی علیہ السلام ج ۲ ص ۲۸۹ من الحاوی) اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰی اور امام مہدی دو علیحدہ شخص ہیں۔

(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ امام مہدی مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے۔ مدینہ منورہ ان کا مولد (جائے ولادت) ہوگا اور مہاجر (جائے ہجرت) بیت المقدس ہوگا۔ (ج ۲ ص ۱۴۷، العرف الوردی من الحاوی)

---

[1] حدثنا ابواسامة عن عوف عن محمد (هو ابن سيرين) قال: يكون في هذه الأمة خليفة لا يفضل عليه ابوبكر ولاعمر فالأحاديث الصحيحة والاجماع على أن أبابكر وعمر افضل الخلق بعد النبيين والمرسلين(العرف الوردى فى اخبار المهدى ج۲ ص۷۷ مطبع: دارالفكر)

[2] وقد وردت الاحاديث بأن المهدى ياتى قبل عيسى ابن مريم عليه السلام فيملأ الارض عدلا بعد ما ملئت جورا وياتى عيسى فيقر صنع المهدى؟

اور بیت المقدس ہی میں امام مہدی وفات پائیں گے اور وہیں مدفون ہوں گے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے ایک عرصہ بعد وفات پائیں گے اور مدینہ منورہ میں روضۂ اقدس میں مدفون ہوں گے۔ (شرح سفارینی ج ۲ ص ۸۱)

(۵) احادیث میں[1] ہے کہ امام مہدی دمشق کی جامع مسجد میں صبح کی نماز کے لیے مصلے پر کھڑے ہوں گے یکا یک منارہ شرقی پر عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر مصلے سے ہٹ جائیں گے اور عرض کریں گے کہ اے نبی اللہ آپ امامت فرمائیں۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے کہ نہیں تم ہی نماز پڑھاؤ یہ اقامت تمہارے لیے کہی گئی۔ امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ اقتداء فرمائیں گے تاکہ معلوم ہو جائے کہ رسول ہونیکی حیثیت سے نازل نہیں ہوئے بلکہ امت محمدیہ کے تابع اور مجدد ہونے کی حیثیت سے آئے ہیں۔

(العرف الوردی ص ۸۴ ج ۲ و ص ۶۵ ج ۲ الاعلام ج ۲ ص ۲۹۸ شرح العقیدۃ السفارینیہ ص ۸۳ ج ۲)

(۶) حضرت عیسیٰ بمنزلہ امیر کے ہوں گے اور امام مہدی بمنزلہ وزیر کے ہوں گے اور دونوں کے مشورے سے تمام کام انجام پاویں گے۔

(شرح عقیدۂ سفارینی ج ۲ ص ۹۱ و ۹۲)

---

[1]......وروی أبوداؤد وابن ماجه عن أبی أمامة الباهلی قال: خطبنا رسول الله علیه الصلوة والسلام فحدثنا عن الدجال فذكرالحدیث الی أن قال "وامامهم رجل صالح،فبینما امامهم قد تقدم یصلی الصبح اذ نزل علیهم عیسی ابن مریم (وهم فی صلوة)الصبح فرجع ذلك الامام یمشی القهقری لیتقدم عیسی یصلی فیضع عیسی یده بین كتفیه ثم یقول له فیفتحوورانه الدجال"(الاعلام ج۲ ص ۱۶۷ من الحاوی للفتاوی) وفی العرف الوردی ج۲ ص ۸۳ مطبع: دارالفكر)

ولفظه: عند طلوع الفجر ببیت المقدس ینزل علی المهدی فیقال:تقدم یانبی الله فصل بنا،فیقول هذه الأمة أمراء بعضهم علی بعض)

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

ایک حدیث میں آیا ہے کہ :۔ لا مهدی الا عیسی بن مریم.

(الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۱۶۵ العرف الوردی)

کوئی مہدی نہیں مگر عیسیٰ بن مریم۔

اس حدیث سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دونوں ایک ہی شخص ہیں۔

جواب

یہ ہے کہ اول تو یہ حدیث صحیح نہیں۔ محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف اور غیر مستند ہے۔

قال الحافظ العسقلانی. قال ابوالحسن الخسعی الا بدی فی مناقب الامام الشافعی تواترت الاخبار بأن المهدی من هذه الامة وأن عیسی یصلی خلفه. ذکر ذلك ردًا للحدیث الذی اخرجه ابن ماجه عن أنس وفیه "لا مهدی الا عیسی"

(فتح الباری ص ۴۹۳ ج ۶)

دوم یہ کہ یہ حدیث ان بے شمار احادیث صحیحہ اور متواترہ کے خلاف ہے جن سے حضرت عیسیٰ بن مریم اور امام مہدی کا دو شخص ہونا آفتاب کی طرح واضح ہے۔

اور اگر اس حدیث کو تھوڑی دیر کے لیے صحیح تسلیم کرلیا جائے تو یہ کہا جائے کہ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم سے بڑھ کر کوئی شخص ہدایت یافتہ نہ ہوگا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ نبی مرسل ہوں گے اور امام مہدی خلیفہ راشد ہوں گے نبی نہ ہوں گے اور ظاہر ہے کہ غیر نبی کی ہدایت نبی اور رسول کی ہدایت سے افضل اور اکمل نہیں ہوسکتی۔ اس لیے کہ نبی کی ہدایت معصوم عن الخطا ہوتی ہے اور عصمت خاصہ انبیاء کا ہے اولیاء محفوظ ہوتے ہیں۔ جیسے حدیث میں ہے۔

لافتی الاعلی

کوئی جوان شجاعت میں علی کرم اللہ وجہہ کے برابر نہیں۔

اور یہ معنی نہیں کہ دنیا میں سوائے علی کے کوئی جوان نہیں۔ اسی طرح اس حدیث کے یہ معنی ہوں گے کہ کوئی مہدی اور کوئی ہدایت یافتہ عصمت اور فضیلت اور علومنزلت میں عیسیٰ بن مریم کے برابر نہیں۔ (کذا فی العرف الوردی ص ۶۵ ج ۲)

قال المناوی اخبار المهدی لا یعارضها خبر مهدی الا عیسیٰ بن مریم لان المراد به کما قال القرطبی لامهدی کاملاً معصوماً الا عیسیٰ.

(کذا فی فیض القدیر ص ۲۸۹ ج ۲ مطبع مصطفیٰ محمد صاحب المکتبة التجاریة الکبریٰ بمصر ۱۳۵۶ھ)

وقال الشیخ السیوطیؒ فی العرف الوردی ص ۸۶ ج ۲ من الحاوی.

"قال القرطبی ویحتمل ان یکون قوله علیه السلام ولا مهدی الاعیسی ای لا مهدی کاملاً معصوماً الا عیسی قال وعلی هذا تجتمع الاحادیث ویرفع التعارض.

وقال ابن کثیر هذا الحدیث فیما یظهر بادئی الرأی مخالف للاحادیث الواردة فی اثبات مهدی غیر عیسی بن مریم وعند التامل لا ینافیها بل یکون المراد من ذلک ان المهدی حق المهدی هو عیسی ولا ینفی ذلک ان یکون غیره مهدیا ایضاً. انتھیٰ."

مرزا کا مہدی ہونا محال ہے

اس لیے کہ مہدی کی جو علامتیں احادیث میں مذکور ہیں وہ مرزا میں قطعاً مفقود ہیں:۔

۱۔ امام مہدی امام حسن بن علی کی اولاد سے ہوں گے اور مرزا مغل اور پٹھان تھا، سید نہ تھا۔

۲۔امام مہدی کا نام محمد،اور والد کا نام عبداللہ ہوگا اور مرزا کا نام غلام احمد اور باپ کا نام غلام مرتضٰی اور ماں کا نام چراغ بی بی تھا۔

۳۔امام مہدی مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے اور پھر مکہ آئیں گے۔مرزا صاحب نے کبھی مکہ اور مدینہ کی شکل بھی نہیں دیکھی ان کو یقین تھا کہ مکہ اور مدینہ میں اسلامی حکومت ہے۔وہاں مسیلمہ پنجاب کے ساتھ وہی معاملہ ہوگا جو یمامہ کذاب کے ساتھ ہوا تھا۔جیسا کہ مرزا صاحب کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے۔اور اسی وجہ سے مرزا صاحب حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ بھی نہ کرسکے۔

۴۔امام مہدی روئے زمین کے بادشاہ ہوں گے اور دنیا کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے۔اور مرزا صاحب تو اپنے پورے گاؤں (قادیان) کے بھی چودھری نہ تھے۔جب کبھی زمین کا کوئی جھگڑا پیش آتا تو گورداسپور کی کچہری جاکر استغاثہ کرتے۔خود فیصلہ نہیں کرسکتے تھے ورنہ گرفتار ہوجاتے۔

۵۔امام مہدی ملک شام میں جاکر دجال کے لشکر سے جہاد وقتال کریں گے اس وقت دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودیوں کا لشکر ہوگا۔امام مہدی اس وقت مسلمانوں کی فوج بنائیں گے اور دمشق کو فوجی مرکز بنائیں گے۔مرزا صاحب نے دجال کے کس لشکر سے جہاد وقتال کیا؟اور دمشق اور بیت المقدس کا دیکھنا بھی نصیب نہیں ہوا۔

اس کے علاوہ احادیث نبویہ میں امام مہدی کے متعلق اور بھی بہت سے امور مذکور ہیں جن میں سے کوئی بھی مرزا صاحب پر منطبق نہیں۔

امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک طویل مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں جس کا بلفظہ ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے:۔

''قیامت کی علامتیں جن کی نسبت مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہے سب حق ہیں۔ان میں کسی کا خلاف نہیں۔یعنی آفتاب عادت کے برخلاف مغرب کی

طرف سے طلوع کرے گا۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان ظاہر ہوں گے۔ حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے۔ دجال نکل آئے گا اور یاجوج و ماجوج ظاہر ہوں گے۔ دابتہ الارض نکلے گا۔ اور دھواں جو آسمان سے پیدا ہوگا وہ تمام لوگوں کو گھیر لیگا اور دردناک عذاب دے گا اور لوگ بے قرار ہو کر کہیں گے اے ہمارے پروردگار اس عذاب سے ہم کو دور کر۔ ہم ایمان لائے اور اخیر کی علامت وہ آگ ہے۔ جو عدن سے نکلے گی۔ بعض نادان گمان کرتے ہیں کہ جس شخص نے اہل ہند میں سے مہدی ہونے کا دعوٰی کیا تھا وہی مہدی موعود ہوا ہے پس ان کے گمان میں مہدی گزر چکا ہے اور فوت ہو گیا ہے اور اس کی قبر کا پتہ دیتے ہیں کہ فراء میں ہے۔ احادیث صحیحہ جو حد شہرت بلکہ حد تواتر تک پہونچ چکی ہیں ان لوگوں کی تکذیب کرتی ہیں۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے جو علامتیں حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی بیان فرمائی ہیں ان لوگوں کے معتقد شخص کے حق میں مفقود ہیں۔ احادیث نبوی ﷺ میں آیا ہے کہ مہدی موعود آئیں گے ان کے سر پر اَبر ہوگا۔ اس اَبر میں ایک فرشتہ ہوگا جو پکار کر کہے گا کہ یہ شخص مہدی ہے اس کی متابعت کرو۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمام زمین کے مالک چار شخص ہوئے ہیں جن میں سے دو مومن ہیں دو کافر۔ ذوالقرنین اور سلیمان مومنوں میں سے ہیں اور نمرود اور بخت نصر کافروں میں سے۔ اس زمین کا پانچواں مالک میرے اہل بیت سے ایک شخص ہوگا۔ یعنی مہدی علیہ الرضوان۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دنیا فانی نہ ہوگی جب تک اللہ تعالٰی میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو مبعوث نہ فرمائیگا۔ اس کا نام میرے نام کے موافق اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ زمین کو جور و ظلم کی بجائے عدل و انصاف سے پر کر دے گا اور حدیث میں آیا ہے کہ اصحاب کہف حضرت مہدی کے مددگار ہوں گے۔ اور حضرت عیسٰی ان کے زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور دجال کے

قتل کرنے میں ان کے ساتھ موافقت کریں گے۔ اور ان کی سلطنت کے زمانہ میں زمانہ کی عادت اور نجومیوں کے حساب کے برخلاف ماہ رمضان کی چودھویں تاریخ کو سورج گہن، اول ماہ میں چاند گہن لگے گا۔ نظر انصاف سے دیکھنا چاہیے کہ یہ علامتیں اس مردہ شخص میں موجود تھیں یا نہیں۔ اور بھی بہت سی علامتیں ہیں جو مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمائی ہیں:۔

شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مہدی منتظر کی ایک علامت میں ایک رسالہ لکھا ہے۔ جس میں دو سو تک علامتیں لکھی ہیں۔ بڑی نادانی اور جہالت کی بات ہے کہ مہدی موعود کا حال واضح ہونے کے باوجود لوگ گمراہ ہو رہے ہیں ھداھم اللہ سبحانہ الی سواء الصراط (اللہ تعالیٰ ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دے۔)

(منقول از ترجمہ مکتوبات ص ۲۲۰ دفتر دوم مکتوب نمبر ۶۷)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

۲۰/ جمادی الثانیہ ۱۳۷۳ھ یوم چہار شنبہ

جامعہ اشرفیہ۔ لاہور۔

قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِھَا وَاتَّبِعُوْنِ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ

لطائف الحکم

فی

اسرار نزول عیسیٰ بن مریمؑ

صلے اللہ تعالیٰ علی نبینا وعلیہ وبارک وسلم

﴿از﴾

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ

سابق شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَام
عَلٰی خَاتِمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ
وَذُرِّیَاتِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔اما بعد

امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ والف الف تحیہ کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی بدن کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔ جیسا کہ احادیث صحیحہ اور صریحہ اور متواترہ سے ثابت ہے۔ اس وقت اس مختصر رسالہ میں حضرت مسیح بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے رفع الی السماء اور نزول کے کچھ اسرار و حکم بیان کرنا مقصود ہے۔ تاکہ اہل ایمان کے ایمان میں زیادتی ہو اور اہل علم کے لئے موجب بصیرت ہو اور اہل تذبذب کے لئے باعث طمانینت ہو اور اہل ضلالت کے لئے سبب ہدایت ہو۔ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل وکرم سے اس رسالہ کو قبول فرمائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ اور اس رسالہ کا نام ''لطائف الحکم فی اسرار نزول سیدنا عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وعلی نبینا وبارک وسلم'' تجویز کرتا ہوں اور اللہ کے نام سے مقصود کو شروع کرتا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنت الٰہی اس طرح جاری ہے کہ ہر شخص کے ساتھ اسکی استعداد اور اصل فطرت کے مناسب معاملہ کیا جائے اور مقتضائے حکمت بھی یہی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فطرت عام بنی آدم کی طرح ہے یا اس سے جدا اور ممتاز ہے۔ قرآن کریم نے کسی نبی کی فطرت کو بیان نہیں کیا۔ قرآن کریم نے صرف دو پیغمبروں کی فطرت بیان کی ہے۔ ایک حضرت آدم علیہ السلام کی اور دوسرے حضرت

مسیح بن مریم علیہا السلام کی جیسا کہ آل عمران اور سورۂ مریم میں بالتفصیل مذکور ہے۔ شیخ اکبر فرماتے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے دائرہ نبوت کو آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا اور اس دائرہ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم فرمایا اور نبی اکرم سرور عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو دائرہ نبوت کے تمام خطوط کا منتہی اور مرکزی نقطہ بنایا نبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ صاحب نبوت مرد ہو۔ عورت نبی نہیں ہوسکتی۔

لقوله تعالیٰ. وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا

(پ ۱۴ سورۃ نحل: آیت ۴۳)

(یعنی اور نہیں بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے مگر مرد)

اس لئے دائرہ نبوت کو مرد سے شروع کیا۔ اور فقط مرد سے فقط عورت کو پیدا کیا۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت حوا کو پیدا کیا اور جب دائرہ نبوت کو ختم کیا تو فقط عورت سے فقط مرد کو پیدا کیا، یعنی حضرت مریم سے حضرت عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے پیدا کیا تا کہ دائرہ نبوت کی بدایت اور نہایت دونوں متناسب رہیں۔ کما قال تعالیٰ

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ (آل عمران: آیت ۵۹ پ ۳)

(اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کی شان آدم علیہ السلام جیسی ہے)

نیز حضرت آدم کے خمیر میں مٹی شامل تھی۔ اس لئے ان کو آسمان سے زمین پر اتارا۔ اور حضرت عیسیٰ نفخۂ جبرئیل سے پیدا ہوئے۔ اس لئے ان کو زمین سے آسمان پر اٹھایا۔ اس طرح

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ (پ ۳ آل عمران: آیت ۵۹)

(اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ کی شان آدم جیسی ہے)

خوب صادق آیا۔

آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نفخۂ جبرئیل سے پیدا ہوئے۔ جسمانی حیثیت سے حضرت مسیح کا تعلق حضرت مریم سے ہے اور روحانی حیثیت سے افضل الملائکۃ المقربین یعنی جبرئیلؑ امین سے ہے۔ صورت اگرچہ آپ کی بشری اور انسانی ہے۔ مگر آپ کی

فطرت اور اصلی حقیقت ملکی اور جبرئیلی ہے۔

نقش آدم لیک معنی جبرئیل

رستہ از جملہ ہوا وقال وقیل

اور اسی بنا پر آپ کو

کَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَآ اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ (پ ۶ سورۂ نساء آیت ۱۷۱)

(عیسیٰ) ایک کلمہ اور روح ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے جن کو مریم کی طرف ڈالا گیا)

فرمایا کہ جس طرح کلمہ میں ایک لطیف معنی مستور ہوتے ہیں۔ اسی طرح جناب مسیح کے جسم مبارک میں ایک نہایت لطیف شئی یعنی حقیقت ملکیہ مستور اور مخفی ہے

نقابیست ہر سطر من زین کتیب

فروہشتہ بر عارض دلفریب

معانیست درزیر حرف سیاہ

چو در پردہ معشوق ودر میغ ماہ

اور چونکہ آپ کو حق تعالیٰ نے فرمایا رُوْحٌ مِّنْهُ اور روح کا خاصہ یہ ہے۔ کہ جس شئی سے وہ ملتی ہے اس کو زندہ کر دیتی ہے۔ اس لئے آپ کو احیاء موتی[۱] کا اعجاز عطا کیا گیا۔ اور چونکہ آپ کی ولادت میں نفخۂ جبرئیل کو دخل تھا۔ کما قال تعالیٰ

فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا (پ ۱۷ سورۂ انبیاء آیت ۹۱)

(ہم نے اس میں اپنی ایک خاص روح بذریعہ نفخۂ جبرئیل پھونکی)

اس لئے

فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا م بِاِذْنِ اللّٰهِ (پ ۳ آل عمران آیت ۴۹)

(میں اس میں پھونک مارتا ہوں۔ پس وہ باذن اللہ پرندہ ہو جاتا ہے) کا معجزہ آپ کو دیا گیا

---

[۱] یعنی مردوں کو زندہ کرنے کا ۱۲

آمدم برسرِ مطلب

پس جبکہ یہ ثابت ہو گیا کہ آپ کی اَصلی فطرت ملکی ہے اور آپ کا اصل تعلق جبرئیلؑ اور ملائکہ مقربین سے ہے اور دوسرا تعلق آپ کا حضرت مریم سے ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ دونوں قسم کا تعلق معرضِ ظہور میں آئے۔ اور کچھ حصہ حیات کا ملائکہ مقربین کے ساتھ گزرے اور کچھ حصہ زندگی کا بنی نوع انسان کے ساتھ۔

دستور یہ ہے کہ اگر ولادت اتفاقاً بجائے وطنِ اصلی کے وطنِ اقامت میں ہو جاتی ہے۔ تو چند روز کے بعد وطنِ اصلی میں بچہ کو ضرور لے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ بچہ اپنے وطنِ اصلی کی زیارت سے محروم نہ رہے۔ اور چونکہ جناب مسیحؑ کی ولادت نفخۂ جبرئیل سے ہوئی ہے اس لئے اگر مقرِ ملائکہ یعنی سماوات کو جناب مسیحؑ کا وطنِ اصلی کہا جائے تو کچھ غیر مناسب نہ ہوگا۔

مگر جسمانی حیثیت سے موت طبعی کا آنا بھی لازمی تھا۔ اس لئے آپ کے لئے نزول من السماء مقدر ہوا اور چونکہ رفع الی السماء فطرت ملکی اور تشبہ بالملائکہ کی بناء پر تھا۔ اس لئے قبل الرفع آپ نے نکاح بھی نہیں فرمایا، اس لئے کہ ملائکہ میں طریق ازدواج نہیں۔

اور نزول چونکہ جسمانی اور بشری تعلق کی بنا پر ہوگا اس لئے بعد نزول نکاح بھی فرمائیں گے اور اولاد بھی ہوگی، اور وفات پاکر روضۂ اقدس کے قریب دفن ہوں گے۔

اور چونکہ آپ کی ولادت نفخۂ جبرئیلؑ سے ہوئی اور حضرت جبرئیل کا عروج اور نزول قرآن میں سے ذکر کیا گیا۔ کما قال تعالیٰ:

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ (پ۲۹ سورۃ المعارج: آیت ۴)

(فرشتے اور روح (جبرئیل) آسمان پر جاتے ہیں)

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ (سورۃ القدر، پ۳۰: آیت ۴)

(فرشتے اور روح (جبرئیلؑ) آسمان پر سے اترتے ہیں

اس لئے مناسب ہوا کہ کم از کم ایک مرتبہ آپ کے لئے بھی عروج الی السماء اور نزول الی الارض ہو۔ تاکہ آپ کی فطرت کا ملکی ہونا اور نفخۂ روح القدس سے پیدا ہونا

اور ظل جبرئیل ہونا خوب عیاں ہو جائے۔ بلکہ جس طرح حضرت جبرئیل کو روح کہا گیا
اسی طرح جناب مسیح کو بھی روح کہا گیا ہے قال اللہ تعالیٰ

كَلِمَتُهٗۤ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ (پ۶ سورۃ النساء: آیت ۱۷۱)

(وہ ایک کلمہ ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے جن کو مریم کی طرف ڈالا)

پس جس طرح روح بمعنی جبرئیل کے لئے عروج ونزول ثابت کیا گیا اسی طرح
جناب مسیح کے لئے بھی جو کہ خدا کی ایک خاص روح ہیں عروج ونزول ہونا چاہئے۔
اور چونکہ حضرت مسیح کو سراپا روح قرار دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ وہ سراپا روح ہیں اور یہ
نہیں کہا گیا ''فیه روح'' یعنی اس میں روح ہے اس لئے یہود قتل پر قادر نہیں ہوئے
اس لئے کہ روح کا قتل کسی طرح ممکن نہیں۔ نیز آپ کی شان كَلِمَتُهٗۤ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى
مَرْيَمَ ذکر کی گئی ہے۔ اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ (پ۲۲ سورۃ فاطر: ۱۰)

(اسی کی طرف کلمات طیبات چڑھتے ہیں۔ اور وہی عمل صالح کو بلند کرتا ہے)

اس لئے آپ کا رفع الی السماء اور بھی مناسب ہوا۔ نیز خدا کا کلمہ کسی کے پست
کرنے سے کبھی پست نہیں ہوسکتا۔ خدا کا کلمہ ہمیشہ بلند ہی رہا کرتا ہے۔

وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا

(پ۱۰ سورۃ توبہ: آیت ۴۰)

(اور خدا تعالیٰ نے کافروں کے کلمہ کو پست کر دیا اور خدا کا کلمہ بلند ہی رہتا ہے)

اس لئے اللہ تعالیٰ کلمۃ اللہ یعنی عیسیٰ روح اللہ کو آسمان پر اٹھالیا اور کافروں کا کلمہ
یعنی دجال پست ہوگا یعنی قتل کیا جائے گا۔ اور چونکہ آپ کی ولادت کے وقت حضرت
جبرئیلؑ بشکل بشر متمثل ہوئے تھے۔

کما قال تعالیٰ: فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا (پ۱۶ سورہ مریم: آیت ۱۷)

اس لئے رفع الی السماء کے وقت ایک شخص آپ کے ہم شکل بنا کر صلیب دے
دیا گیا۔ کما قال تعالیٰ:

وماقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم (پ۶ سورۃ نساء: آیت ۱۵۷)
اورانہوں نے (یعنی یہود نے) نہیں قتل کیا ان (عیسیٰ) کو لیکن ان کا شبیہ
بنادیا گیا تھا)

اور جس طرح ولادت کے وقت اختلاف ہوا تھا۔ کما قال تعالیٰ:
فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَیْنِہِمْ (پ۲۵ سورۃ زخرف: آیت ۶۵)
(پس جماعتوں نے آپس میں اختلاف کیا)

اسی طرح رفع الی السماء کے وقت بھی اختلاف ہوا:
وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ
الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا
(پ۶ سورۃ نساء: آیت ۱۵۸)

(جن لوگوں نے حضرت مسیح کے بارے میں اختلاف کیا وہ شک میں ہیں
ان کو علم نہیں محض اتباع ظن ہے۔ حضرت مسیح کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے
ان کو اپنی طرف اٹھالیا اور بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے)

جناب مسیح بن مریم کو نزول من السماء اور قتل دجال کے لئے خاص کیوں کیا گیا

سنت الٰہی اس طرح جاری ہے کہ جب کسی شئی کو پیدا فرماتے ہیں تو ساتھ ساتھ
اس کے مقابل اور اس کی ضد کو بھی پیدا فرماتے ہیں۔

زمین کے مقابل آسمان اور لیل کے مقابل نہار اور ظلمت کے مقابل میں نور اور
صیف کے مقابل میں شتاء اور ظل کے مقابل میں حرور دھوپ کو پیدا کیا، ع

وبضدها تتبین الاشیاء

تانبا شد راست کے باشد دروغ
آں دروغ ازراست می یابد فروغ

ٹھیک اسی طرح کفر کے مقابل ایمان کو پیدا فرمایا، اس لئے کہ ایمان کا حاصل تسلیم اور انقیاد ہے اور کفر کا حاصل اباء اور استکبار ہے اور اسی طرح ایمان اور کفر ہر ایک کا الگ الگ منبع اور معدن پیدا کیا۔ ایمان اور اطاعت کا منبع اور معدن ملائکہ کرام ہیں اور کفر اور عصیاں کا منبع شیاطین ہیں۔ جس طرح زمین پستی کا منبع ہے اور اسکے مقابل آسمان بلندی کا منبع ہے اسی طرح ملائکہ اور شیاطین ایک دوسرے کے مقابل ہیں۔ منبع ایمان و اطاعت یعنی ملائکہ کرام کی شان یہ ہے ''لَایَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ'' [1] (پ ۲۸ سورۂ تحریم آیت ۶) اور کفر اور استکبار کے معدن یعنی شیاطین کا یہ حال ہے کما قال تعالیٰ:

وَكَانَ الشَّیْطَانُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (پ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل: آیت ۲۷)
(اور شیطان اپنے رب کا بڑا نافرمان ہے)

خلاصہ یہ کہ ملائکہ کرام کو شیاطین کے مقابل پیدا فرمایا اور جس قدر شیطان کو طویل حیات دی گئی، اس کے مناسب ملائکہ کرام کو ایک طویل حیات عطا کی گئی۔

اور مناسب بھی یوں ہی معلوم ہوتا ہے، اس لئے کہ جب تک یہ زمین ہے اس کے مقابل یہ آسمان بھی ہے، جب تک یہ لیل ہے اس کے مقابل یہ نہار بھی ہے۔ جب تک یہ ظلمت ہے اسکے مقابل نور بھی ہے۔ اسی طرح جب تک شیطان زندہ ہے اس وقت تک اس کے مقابلہ کے لئے ملائکہ کرام بھی زندہ ہیں۔ جس طرح شیاطین کو ہر طرح کے تشکل اور تمثل کی اور عروج اور نزول کی اور شرق سے غرب تک ایک آن منتقل ہونے کی طاقت عطا کی گئی۔ اسی طرح بالمقابل ملائکہ کرام کو بھی یہ تمام طاقتیں علی وجہ الاتم عطا کی گئیں۔ تاکہ تقابل مکمل رہے۔ قلب انسانی کے ایک جانب اگر شیطان ہے تو دوسری جانب اسکے مقابل ایک فرشتہ موجود ہے۔

شیطان اگر اس کو بہکاتا ہے تو فرشتہ اس کو ہدایت کی جانب بلاتا ہے اور اس کے لئے دعا اور استغفار کرتا ہے۔ لیکن شیاطین اور ملائکہ کرام کا یہ مقابلہ ایک عرصہ تک

---

[1]..... یعنی وہ خدا تعالیٰ کی ذرہ برابر نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ہوتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔

پوشیدہ اور مخفی طور سے چلتا رہا۔ اس کے بعد حکمت الٰہی اور مشیت خداوندی اس جانب متوجہ ہوئی کہ یہ مقابلہ کسی قدر معرض ظہور میں بھی آئے۔

چنانچہ اولاً ایسی ذات کو پیدا فرمایا کہ جس کی حقیقت اور اصل فطرت شیطانی اور صورت اس کی جسمانی اور انسانی ہے، یعنی ''مسیح دجال'' جیسا کہ فتح الباری میں منقول ہے کہ دجال دراصل شیطان ہے، یعنی حقیقت اور فطرت اس کی شیطانی ہے، اور صورت اس کی انسانی ہے اور وہ ایک جزیرہ میں محبوس ہے، جیسا کہ صحیح مسلم میں مصرح ہے۔

دجال

کہا جاتا ہے اس دجال اکبر کو ایک جزیرے میں محبوس کرنے والے حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، جیسا کہ فتح الباری میں منقول ہے۔ خلاصہ یہ کہ حق تعالیٰ نے اولاً دجال کو پیدا کیا، کہ جس کی حقیقت شیطانی اور صورت انسانی ہے۔

اس کے بعد اس کے مقابلے کے لیے ایک ایسے نبی کو پیدا فرمایا کہ جس کی فطرت اور اصل حقیقت ملکی اور جبرئیلی ہے، اور صورت اس کی بشری اور انسانی ہے۔

اور ایسے نبی سوائے جناب مسیح بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی نہیں نظر آتے پھر جس طرح دجال یہود یعنی بنی اسرائیل سے ہے، اسی طرح جناب مسیح بن مریم بھی بنی اسرائیل سے ہیں، جس طرح دجال کو ایک جزیرے میں محبوس کر کے ایک طویل حیات عطا کی گئی، اسی طرح اس کے مقابل جناب مسیح بن مریم کو آسمان پر زندہ اٹھایا گیا، اور قیامت تک آپ کو قتل دجال کے لیے زندہ رکھا گیا۔ اور اسی وجہ سے احادیث میں دجال کے لیے یَخرُجُ[1] اور یَظْهَرُ کا لفظ آیا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دجال موجود ہے مگر ابھی ظاہر نہیں ہوا، جیسا کہ جناب مسیح کے متعلق یَنزِلُ مِنَ السَّمَآءِ[2] کا لفظ آیا ہے، جناب مسیح بن مریم اور مسیح دجال کے لئے یُولَدُ[3] کا لفظ کسی جگہ نہیں آیا۔ دجال چوں کہ دعویٰ الوہیت کا کرے گا اس لئے جناب مسیح بن مریم کی

---

[1] یعنی نکلے گا اور ظاہر ہوگا۔ [2] یعنی آسمان سے نازل ہوں گے۔ [3] یعنی پیدا کیا جائے گا۔

زبان مبارک سے پہلا کلمہ جو کہلایا گیا وہ یہ تھا قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ[1] (پ۱۶، مریم آیت ۳۰)
اور چونکہ دجال سے بطور استدراج چندروز کے لئے احیاء موتی ظہور میں آئے گا۔ اس لئے اس کے مقابل جناب مسیح بن مریم کو بھی احیائے موتی کا اعجاز عطا کیا گیا۔

شیخ اکبر فرماتے ہیں کہ دجال جس وقت ظاہر ہوگا۔ تو کھل[2] ہوگا۔

اسی طرح جناب حضرت مسیح آسمان سے نازل ہوں گے تو کہل ہوں گے۔

کما قال تعالیٰ: وَکَهْلاً وَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ.

(اور وہ (عیسیٰ) کہل ہوں گے اور صلحاء میں سے ہوں گے)

اور جس طرح حضرت مسیح کو آیت کہا گیا ''وَلِنَجْعَلَهٗ اٰیَةً لِّلنَّاسِ'' اسی طرح دجال کو بھی آیت کہا گیا ہے۔ کماقال تعالیٰ:

اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیَاتِ رَبِّكَ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیَاتِ رَبِّكَ.

(پ۸ سورۂ انعام: آیت ۱۵۸)

(یا آپ کے رب کی بعض نشانیاں آجائیں جس روز آپ کے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں گی۔)

اور حدیث میں مصرح ہے کہ ''بعض آیات ربك'' سے دجال وغیرہ کا ظاہر ہونا مراد ہے، مگر جناب مسیح من جانب اللہ آیت رحمت ہیں، اور دجال آیت ابتلاء ہے۔

غرض یہ کہ جناب مسیح بن مریم اور دجال کے اوصاف اور احوال میں اس درجہ مقابلے کی رعایت کی گئی کہ لقب تک میں تقابل کو نظر انداز نہ کیا گیا۔ جس طرح عیسیٰ علیہ السلام کا لقب مسیح ہدایت رکھا گیا دجال کا لقب مسیح ضلالت رکھا گیا۔ اور چونکہ دجال ملک شام میں ظاہر ہوگا اس لئے جناب مسیح بن مریم بھی اس کے قتل کے لئے شام میں جامع دمشق کے مشرقی مینار پر نازل ہوں گے اور باب لد کے قریب اس کو قتل کریں گے۔ اور دجال چونکہ ظاہر ہوکر شدید فساد برپا کرے گا۔ جیسا کہ حدیث نواس بن سمعان میں ہے:

---

[1] یعنی حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ بلاشبہ میں خدا کا بندہ ہوں [2] یعنی ادھیڑ عمر۔ ۱۲

فعاث یمینا و شمالا (وہ ہر جگہ فساد پھیلانے گا)

(مسلم ج ۲ ص ۴۰۱ ۔ ابو داؤد ج ۲ ص ۲۳۲،۲۴۳ ۔ ترمذی ج ۲ ص ۴۸)

اس لئے جناب مسیح بن مریم حکم وعدل ہوکر نازل ہوں گے ۔ اور چونکہ دجال کے ساتھ زمین کے خزائن ہوں گے اس لئے اس کے مقابل جناب مسیح بن مریم اتنا مال تقسیم فرمائیں گے کہ کوئی اس کا قبول کرنے والا نہ ہوگا ۔ اور چونکہ بغض وعداوت یہود کا خاص شعار ہے ۔ اس لئے اس کو یک لخت مٹا دیں گے ۔

فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

(پ ۶ سورۂ مائدہ: آیت ۱۴)

(اور ہم نے ان میں قیامت تک بغض وعداوت ڈال دیا)

اور چونکہ دجال یہود سے ہوگا اور اسی وقت سے زندہ ہے، اس لئے حضرت مسیح بن مریم فقط دجال کو قتل فرمائیں گے، اور باقی دجال کے معاون اور مددگار کافر ہوں گے، اسلئے ان کا مقابلہ اس وقت کے مسلمان امام مہدی کے ماتحت ہوکر کریں گے ۔

اور چونکہ یہود اپنی دشمنی اور عداوت کی وجہ سے جناب مسیح بن مریم پر ایمان نہ لائے تھے اس لئے اس وقت یعنی نزول کے بعد ایمان لے آئیں گے ۔

اور نصاریٰ ظاہراً ایمان تو لائے مگر عقیدہ ابنیت کی وجہ سے وہ ایمان کفر سے بھی بڑھ کر تھا، اس لئے ان کی بھی اصلاح فرمائیں گے، اور آپ کی اصلاح سے وہ صحیح ایمان لے آئیں گے ۔ غرض یہ کہ کل اہل کتاب ایمان لے آئیں گے، کماقال الله تعالیٰ:

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا ط (پ ۶ سورۃ نساء، آیت ۱۵۹)

(اور نہیں ہے کوئی اہل کتاب میں سے مگر ضرور ایمان لائے گا حضرت عیسیٰ پر حضرت کی وفات سے پہلے اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ ان پر شہید ہوں گے)

اور چونکہ امام مہدی کے خاندان سے یزید نے خلافت غصب کی تھی۔ اس لئے اس کے صلہ میں امام مہدی کو تمام روئے زمین کی خلافت اور سلطنت عطا ہوگی۔

اور جناب مسیح بن مریم نہ کوئی سلطنت رکھتے تھے اور نہ خلافت آپ کا امت سے تعلق نبوت اور رسالت کا تھا تاکہ آپ پر ایمان لائیں مگر یہود تو ایمان ہی نہ لائے اور نصاریٰ لائے تو غلط۔ لہٰذا آپ کا حق اہل کتاب کے ذمہ صرف ایمان ہے۔ اس لئے نزول کے بعد کوئی شخص اہل کتاب میں ایسا باقی نہ رکھا جائے گا کہ جو آپ پر ایمان نہ لائے۔

دجال اس امت میں کیوں ظاہر ہوگا

نظام عالم پر ایک نظر ڈالنے سے ہر شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ ہر سلسلہ کا سرچشمہ اور کوئی نہ کوئی مخزن اور کوئی نہ کوئی معدن ضرور ہے، آفتاب ہے کہ تمام روشنیوں کا منبع ہے۔ کرۂ نار ہے کہ جو تمام حرارتوں کا مخزن ہے۔ کرہ آب ہے کہ تمام برودتوں کا معدن ہے۔ کرۂ ارضی اور کرۂ ہوائی ہے کہ جو تمام رطوبتوں اور یبوستوں کا سرچشمہ ہے۔ ٹھیک اسی طرح ضرور ہے کہ اس عالم اجسام میں ایک معدن اور منبع ایمان کا ہو کہ جس سے تمام مومنین کے ایمان مستفاد ہوں۔ جس طرح زمین کی تمام روشنیاں آفتاب سے مستفاد ہیں، اور ایک مخزن کفر کا ہو کہ اسی سے تمام کافروں کے کفر نکلتے ہوں اور ہر کافر کا کفر اسی مخزن کفر کا ایک پرتو ہو۔ سو وہ مخزن ایمان ذات بابرکات نبی اکرم سرور عالم سیدنا محمد ﷺ ہے اور مخزن کفر وہ سراپا شیطنت اور معدن کفر و معصیت دجال اکبر ہے۔

اور جس طرح نبی اکرم ﷺ ارواح مومنین کے لئے روحانی والد ہیں۔ دجال ارواح کافرین کے لئے روحانی والد ہے۔ دجال ابوالکافرین ہے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوالمومنین ہیں۔ کما قال تعالیٰ

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ

اور ایک قرأت میں ہے وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ (پ۲۱ سورۂ احزاب آیت:۶)

(نبی کریم مومنین کے حق میں ان کے نفوس سے زیادہ اقرب ہیں اور آپ
کی ازواج مطہرات مومنین کی روحانی مائیں ہیں یعنی نبی کریم ﷺ
مومنین کے روحانی باپ ہیں)

اور جس طرح آپ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں، دجال اکبر خاتم الدجالین ہے۔

اور جس طرح خاتم الانبیاء کی ایک مہر نبوت ہے، اسی طرح خاتم الدجالین کی مہر کفر ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے مکتوب بین عینیه کافر (یعنی دجال کی پیشانی پر صاف کافر لکھا ہوا ہوگا۔)

جس طرح مہر نبوت حضور کی نبوت ورسالت کی حسی دلیل تھی، اسی طرح دجال کی پیشانی پر کافر کی کتابت اس کے دجل اور کفر کی حسی اور بدیہی دلیل ہوگی۔

اور جس طرح تمام انبیاء سابقین نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بشارت دیتے چلے آئے اسی طرح انبیاء کرام دجال سے ڈراتے آئے۔ حدیث میں ہے

مامن نبی الاوقد انذر قومه من الدجال[1]

(کوئی نبی ایسا نہیں گذرا کہ جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو)

اور جس طرح خاتم الانبیاء کی نبوت بذریعہ مہر نبوت اور خاتم الدجالین کا کفر بذریعہ کتابت بین عینیه کافر ظاہر کیا گیا۔ اسی طرح قیامت کے قریب دابۃ الارض کے ذریعہ سے مومنین کا ایمان اور کافرین کا کفر پیشانی پر ظاہر کیا جائے گا۔ اس لئے کہ یہ جماعت مومنین کی اور کافرین کی آخری جماعت ہوگی اور انہیں پر سلسلہ ایمان اور کفر کا ختم کر کے قیامت قائم کی جائے گی۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ قیامت کے قریب مکہ یا اجیاد کے زمین سے ایک جانور نکلے گا جس کے ہاتھ میں ایک مہر ہوگی۔ مومن اور کافر کی پیشانی پر ایمان اور کفر کا نشان لگائے گا۔ مومن کی پیشانی پر سفید نکتہ اور کافر کے ماتھے پر سیاہ نکتہ لگائے گا۔ اور اے مومن اور اے کافر سے ایک دوسرے کو خطاب

---

[1] ...... انه لم یکن نبی بعد نوح ۱لا وقدانزر الدجال. مسند ج ٦ ص ٤٣ و ترمذی ج۲ ص ٤٧ باب ماجاء فی الدجال وابوداؤد ج۲ ص ۲۳۷.

کریں گے۔ دابۃ الارض کا زمین سے نکلنا قرآن اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔

خلاصہ یہ کہ جس طرح سلسلۂ نبوت اور سلسلہ دجل کے خاتم پر نبوت اور دجل کی مہر لگائی گئی۔ اسی طرح سلسلہ ایمان اور کفر کے خاتمین پر بھی ایمان اور کفر کی مہر مناسب ہوئی اس لئے کہ خاتم کے معنی جس طرح آخر کے ہیں اسی طرح صاحب مہر کے بھی ہیں، پس خاتم کے لئے مہر کا ہونا نہایت مناسب ہے۔

آمدم برسر مطلب

پس جس طرح خاتم الانبیاء کی بعثت اخیر زمانہ میں اخیر امم کی طرف ہوئی اسی طرح خاتم الدجالین کا ظہور اخیر زمانہ میں مناسب ہوا۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

قیاس اس کو مقتضی ہے کہ خاتم الدجالین کا مقابلہ خاتم النبیین کریں اور آپ خود اپنے دست مبارک سے اسکو قتل کریں اور اگر بالفرض نبی اکرم خود نہ قتل فرمائیں تو حضرت مسیح بن مریم کی کیا خصوصیت ہے کہ وہی نازل ہو کر دجال کو نبی کریم کی طرف سے قتل فرمائیں۔

جواب

یہ ہے کہ اول تو نبی کریم ﷺ در بارہ کمالات نبوت و رسالت اس رتبہ کو پہنچ چکے ہیں۔ کہ نہ کوئی آپ کا مماثل ہے اور نہ مقابل جس طرح آفتاب کے سامنے کسی ظلمت کا ظاہر ہونا ناممکن اور محال ہے۔ اسی طرح آفتاب رسالت کے سامنے دجل کی ظلمت کا ظاہر ہونا محال ہے اور غالباً دجال اسی وجہ سے آپ کی موجودگی میں ظاہر نہ ہو سکا۔

دوم یہ کہ آیت شریفہ:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ

ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ (پ ۳ سورۂ آل عمران: آیت ۸۱)
(اس وقت کو یاد کرو جب کہ اللہ نے سب انبیاء سے عہد لیا کہ جب میں تم کو
کتاب اور حکمت دوں اور پھر تم سب کے بعد ایک رسول آئیں جو تمہاری
کتاب اور حکمت کی تصدیق کریں تو ان پر ضرور ایمان لانا اور انکی ضرور مدد کرنا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تم نے اس عہد کو قبول کیا سب نے اسکو قبول کیا)

حضور پرنور پر ایمان اور نصرت کا عہد دوسرے انبیاء سے لیا گیا ہے۔ لہٰذا آپ کی امداد کے لئے انبیاء سابقین سے کسی کا ظہور ضروری ہے۔ اور انبیاء سابقین سے کوئی نبی دجال کا ضد اور مقابل ہونا چاہئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کی امت کی نصرت ظہور میں آئے۔

اب رہا یہ امر کہ اس بارہ میں کون آپ کی نیابت کرے تو غور کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ جناب مسیح بن مریم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب خاص ہیں، اس لئے کہ حق تعالیٰ نے نبی کریم کو سورۂ جن میں عَبْدُ اللّٰه کے لقب سے ملقب فرمایا ہے۔

لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا.

(پ ۲۹ سورۂ جن: آیت ۱۹)

(جب اللہ کا بندہ اللہ کو پکارنے کھڑا ہوتا ہے تو لوگ جمع ہو جاتے ہیں)

اور حضرت مسیح نے بھی اپنے لئے اس لقب کو ثابت فرمایا ہے۔ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اور دوسرے حضرات انبیاء سے یہ ادعا ثابت نہیں ہوا۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ یہاں خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام وصف عبدیت کے مخبر اور مظہر ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت کو خود جناب باری عز اسمہ نے بیان فرمایا ہے۔

اور غالبًا اسی نیابت خاصہ کی وجہ سے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آمد کی بشارت کا منصب حضرت مسیح بن مریم کو سپرد کیا گیا۔

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (پ ۲۸ سورۂ صف: آیت ۶)

(حضرت عیسیٰ نے فرمایا، کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کا رسول ہوں اور
توراۃ کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایسے رسول کی بشارت دیتا ہوں کہ جو
میرے بعد آئیں گے نام ان کا احمد ہوگا)

اوراسی طرح حضرت مسیح قیامت کے دن متشفعین کو نبی اکرمؐ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہونے کا مشورہ دیں گے۔ حدیث میں ہے کہ جب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اس شفاعت کے لئے حاضر ہوں گے تو عیسیٰ علیہ السلام اس وقت یہ جواب دیں گے اِنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ قَدْ حَضَرَ الْیَوْمَ ۔ آج تو خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف فرما ہیں۔ ان سے شفاعت کی درخواست کرو۔ علاوہ ازیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آں حضرت سے ایک خاص قرب بھی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔

وقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم انا اولی الناس با بن مریم لیس بینی وبینه نبی (البخاری ج۱ ص ۴۸۹)

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میں عیسیٰ بن مریم سے بہت ہی اقرب ہوں میرے اوران کے درمیان میں کوئی نبی نہیں)

اور غالباً حضرت مسیح علیہ السلام کو نبی اکرم کی طرح معراج جسمانی میں شریک کرنا اسی اولویت کی وجہ سے ہوا۔ اور جس طرح خاتم الانبیاء سے پیشتر نبوت ورسالت کا سلسلہ جاری رکھا گیا اسی طرح خاتم الدجالین سے پہلے دجل کا سلسلہ جاری رکھا گیا۔

کما قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول اللّٰہ دانة (مسلم ج۲ ص ۳۹۷)

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک بہت سے دجال اور کذاب نہ آئیں ہر ایک کہتا ہوگا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔)

اس حدیث میں غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دجل کا مدار اصل میں خاتم الانبیاء کے آجانے کے بعد دعوائے نبوت ورسالت پر ہے۔

اس لیے کہ آپؐ نے دجالین کی علامت ہی یہ قرار دی ہے کلھم یزعم انه رسول اللّٰه یعنی فقط آپؐ کے بعد اس کا یہ دعویٰ کرنا کہ میں اللہ کا رسول بنایا گیا ہوں اس کے دجال ہونے کی قطعی اور یقینی دلیل ہے۔ نیز دجل کے معنی التباس کے ہیں، اور دعویٰ الوہیت میں چنداں التباس اور اشتباہ نہیں جتنا کہ دعویٰ نبوت میں ہے، اسی وجہ سے فرعون کو باوجود دعوائے الوہیت کے دجال نہیں کہا گیا، اس لئے کہ بشر کی عدم الوہیت میں کوئی اشتباہ نہیں۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ایک کھانے پینے والا اور ہگنے موتنے والا کبھی خدا نہیں ہوسکتا۔ مگر انبیاء کرام چونکہ جنس بشر سے آئے ہیں اس لئے دعوائے نبوت میں عقلاً اشتباہ ہوسکتا ہے۔ لیکن خاتم النبیین اور ختم نبوت کے بعد کسی قسم کا کوئی اشتباہ باقی نہیں رہا۔ غرض یہ کہ خاتم الانبیاء کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا سراسر دجل اور کھلا ہوا ارتداد ہے کہ جس کی سزا بجز قتل کے اور کچھ نہیں۔ اس لئے جناب مسیح بن مریم نازل ہوکر دجال مدعی نبوت کو قتل فرمائیں گے کہ خاتم الانبیاء کے بعد کیوں نبوت کا دعویٰ کیا۔

اور ان لوگوں سے کہ جو اس مدعی نبوت کا ساتھ دیں گے امام مہدی آکر قتال کریں گے جس طرح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسیلمۂ کذاب سے قتال کیا۔ سبحان اللہ حق تعالیٰ نے کس طرح خاتم الانبیاء کے بعد مدعی نبوت کا واجب القتل ہونا ظاہر فرمایا کہ اس امت مرحومہ کے اول اور آخر خلیفہ دونوں سے مدعی نبوت کی جماعت کو خوب اچھی طرح قتل کرایا۔ نیز یہود کے قتل میں حکمت یہ ہے کہ یہود جناب مسیح بن مریم کے کچھ خاص مجرم ہیں۔

اول تو یہ کہ جناب مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہ لائے۔

دوم یہ کہ آپ کی والدہ ماجدہ پر طرح طرح کے افتراء باندھے۔

سوم یہ کہ آپ کے قتل میں پوری کوشش اور تدبیر سے کام لیا مگر حق تعالیٰ نے آپ کو بالکل صحیح وسالم آسمان پر اٹھایا۔

چہارم یہ کہ آپ کے بعد جس نبی یعنی خاتم الانبیاء کی آپ نے بشارت دی تھی اس پر ایمان نہ لائے اور اس کے قتل میں بھی پوری کوشش کی مگر سب ناکام رہے۔

پنجم یہ کہ مسیح دجال کو خاتم الانبیاء کے بعد نبی مان بیٹھے۔ حالانکہ خاتم النبیین کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

اس لئے مناسب ہوا کہ اب یہود کا استیصال کیا جائے اس لئے کہ اب کفر انتہا کو پہونچ چکا ہے، خاتم الانبیاء کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے اور جو اس مدعی کی اتباع کرے وہ شرعاً ہرگز ہرگز زندہ نہیں رکھے جاسکتے۔ اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا۔

پھر یہ کہ دجال اپنے کو مسیح کہہ کر خاتم الانبیاء کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے لگا اور لوگ دھوکہ سے اس مسیح ضلالت کو مسیح ہدایت یعنی مسیح بن مریم (علیہما الصلوٰۃ والسلام) سمجھ کر ایمان لائیں گے اور غلطی میں مبتلا ہوں گے۔ اس لئے حضرت مسیح بن مریم کو اس ناقابل تحمل غلطی کے ازالہ کے لئے نازل کرنا ضروری ہوا۔ اس لئے آپ اس کے قتل پر مامور ہوئے تاکہ لوگ سمجھ لیں کہ کون مسیح ہدایت ہے اور کون مسیح ضلالت۔

ذٰلِكَ عِیْسیٰ بن مریم قول الحق الذی فیہ یمترون۔ (پ۱۶، سورۂ مریم آیت:۳۴)

واخردعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین. وصلی اللہ تعالیٰ
علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد النبی والامی خاتم
الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہ واصحابہٖ وازواجہ وذریاتہٖ
اجمعین وعلینا معھم یا ارحم الراحمین ویااکرم الاکرمین
ویاجود الاجودین. آمین یارب العلمین ط

☆☆☆

ردقادیانیت کے موضوع پر قابل مطالعہ کتابیں

ثبوت حاضر ہیں
قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ
اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ
نزول عیسیٰ وظہور مہدی
ختم نبوت (خورد)
دعاوی مرزا
مسیح موعود کی پہچان
اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف
قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ
ختم نبوت و بزرگان امت
قادیانی مردہ
قادیانی ذبیحہ
کلمہ طیبہ کی توہین (اردو)
کلمہ طیبہ کی توہین (ہندی)
گالیاں کون دیتا ہے
مرزائی اور تعمیر مسجد
مسئلہ ختم نبوت اور قادیانی دسوسے
قادیانیوں کو دعوت اسلام

ردقادیانیت کے زریں اصول (اردو)
ردقادیانیت کے زریں اصول (ہندی)
ختم نبوت کامل ہر سہ حصہ
قادیانی شبہات کے جوابات
تفاسیر قرآن مجید اور مرزائی شبہات (جلد اول)
..................(جلد دوم)
قادیانی فتنہ اور ملت اسلامیہ کا موقف (اردو، انگلش)
پارلیمنٹ میں قادیانی شکست
مرزا قادیانی کا مقدمہ عقل وانصاف کی عدالت میں
اطلاع رحمانی بر اغلاط قادیانی
روداد مباحثہ رنگون
مرزائیت اور سرکاری عدالتوں کے فیصلے
..................(ہندی)
قادیانی مغالطے
حضرت امام مہدی کا ظہور ابھی نہیں ہوا
مرزائی اور تعمیر مسجد
قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق
تحفۃ الایمان لاہل القادیان

مرکزی دفتر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت، مکتبہ دار العلوم دیوبند
www.darululoomdeoband.com
www.mtkn-deoband.net

CRESCENT 9837015127

نزولِ عیسیٰؑ اور ظہورِ مہدیؑ

مرتب:

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ
سابق شیخ التفسیر دار العلوم دیوبند

شائع کردہ

مرکزی دفتر کل ہند مجلس
تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند